صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 30 ستمبر 2011 بمطابق یکم ذیقعد 1432 ہجری شام چھ بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ بِطَانَةً مِّن دُونِكُمۡ لَا يَأۡلُونَكُمۡ خَبَالٗا وَدُّواْ مَا عَنِتُّمۡ قَدۡ بَدَتِ ٱلۡبَغۡضَآءُ مِنۡ أَفۡوَٰهِهِمۡ وَمَا تُخۡفِي صُدُورُهُمۡ أَكۡبَرُۚ قَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ ٱلۡأٓيَٰتِۖ إِن كُنتُمۡ تَعۡقِلُونَO هَٰٓأَنتُمۡ أُوْلَآءِ تُحِبُّونَهُمۡ وَلَا يُحِبُّونَكُمۡ وَتُؤۡمِنُونَ بِٱلۡكِتَٰبِ كُلِّهِۦ وَإِذَا لَقُوكُمۡ قَالُوٓاْ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَوۡاْ عَضُّواْ عَلَيۡكُمُ ٱلۡأَنَامِلَ مِنَ ٱلۡغَيۡظِۚ قُلۡ مُوتُواْ بِغَيۡظِكُمۡۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمُۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ۔

(ترجمہ): مومنو! کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا رازداں نہ بنانا یہ لوگ تمہاری خرابی اور (فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو) تمہیں تکلیف پہنچے ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنادی ہیں۔ دیکھو تم ایسے (صاف دل) لوگ ہو کہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں (ان سے) کہہ دو کہ (بدبختو) غصے میں مر جاؤ خدا تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور' : مفتی کفایت اللہ صاحب، پلیز کوئسچن نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر، کوئسچن نمبر ہے 63۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 63 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کو آبپاشی کی مد میں پانی کی اشد ضرورت ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں انفراسٹرکچر نہ ہونے کی وجہ سے زمیندار ضرورت کے مطابق پانی کے استعمال سے قاصر ہے، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ صوبہ مزید کتنے عرصہ کیلئے پانی کے انفراسٹرکچر سے محروم رہے گا، مذکورہ انفراسٹرکچر کیلئے مرکزی حکومت کیساتھ اٹھائے گئے اقدامات اور ہونے والے اجلاسوں اور خط وکتابت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ میں آبپاشی کا باقاعدہ انفراسٹرکچر نہ ہونے کی وجہ سے صوبہ خیبر پختونخوا 1991 کے Water Accord کے مطابق اپنے حصے کا پانی حاصل نہیں کر سکا ہے، اس ضمن میں وفاقی حکومت کو بار بار درخواست کی گئی کہ صوبہ میں آبپاشی کے منصوبوں کیلئے مالی امداد دیدے تاکہ صوبہ اپنے حصے کے پانی کو صحیح معنوں میں استعمال کر سکے اور اپنے زرعی اجناس میں اضافہ کر کے خوراک میں خود کفیل ہو سکے۔ چند ایسے آبپاشی کے منصوبے جن کو PSDP میں شامل کیا گیا ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) سی آر بی سی فرسٹ لفٹ: اس منصوبے کو واپڈا پایہ تکمیل تک پہنچائے گا اور اسکو مالی سال 2010-11 کے PSDP عوامی ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے جس پر مرکزی حکومت کی منظوری کے بعد کام شروع کیا جائیگا۔

(ii) بائیزئی ایری گیشن سکیم: اس منصوبے پر مالی سال 2009-10 میں کام کا آغاز ہو چکا ہے، اس منصوبے کیلئے 80% مالی امداد وفاقی حکومت اور 20% صوبائی حکومت دیتی ہے۔

(iii) Raising of Baran Dam and construction of Tochi Baran Link Canal in Bannu District: باران ڈیم منصوبے کے تحت تقریباً170000 ایکڑ رقبہ زیر کاشت تھا جو کہ ڈیم میں ریت، مٹی بھر جانے کی وجہ سے اپنی افادیت کھو چکا ہے اور اس کے ذریعے جو زمین زیر کاشت تھی، اس میں 80% زمین بنجر ہو چکی ہے۔ اس منصوبے کے جائزاتی مراحل پر کام جاری ہے۔ اس منصوبے کو وفاقی حکومت کی مالی امداد کے تحت مکمل کیا جائے گا جسکی بدولت تقریباً160000 ایکٹر زمین دوبارہ زیر کاشت لائی جائیگی۔

(iv) Remodeling of Warsak Canal System: اس منصوبے کے تحت موجود انفراسٹرکچر مزید بہتر بنایا جائے گا اور نہر میں پانی کا بہاؤ تقریباً دوگنا ہو جائیگا جس کی بدولت مزید رقبہ زیر کاشت آئے گا۔

(v) Left over area from Pehur Canal feasibility in progress: اس منصوبے کے جائزاتی مراحل یعنی مکمل ہونے کے بعد منصوبے پر کام شروع کیا جائیگا جس سے مزید تقریباً 20000 ایکڑ زمین زیر کاشت لائی جائے گی، مذکورہ بالا آبپاشی کے منصوبوں کی تکمیل کے بعد صوبہ خیبر پختونخوا اپنے حصے کا باقیماندہ پانی استعمال کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں، اس کے اندر میں وزیر صاحب سے چند سپلیمنٹری سوال پوچھنا چاہونگا۔ میں نے انفراسٹرکچر کی بات کی ہے اور مجھے محکمے نے اس کے مطابق جواب نہیں دیا۔ جو جواب دیا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ایسے منصوبے جو PSDP میں شامل ہیں اور اس کے اندر انہوں نے پانچ منصوبوں کا ذکر کیا ہے، ان پانچ منصوبوں میں نمبر 2 کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس منصوبے میں 80% مالی امداد وفاقی حکومت اور 20% فیصد صوبائی حکومت دیتی ہے، یعنی یہ منصوبہ چالو ہے اور باقی تمام منصوبوں کے بارے جو صیغہ استعمال کیا ہے، وہ گا، گے، گی، کیا جائے گا، ہو جائے گا، یعنی ابھی تک اس پر کام نہیں ہوا تو میری گزارش اس کے اندر یہ تھی کہ میں معلوم کرنا چاہ رہا تھا کہ ہمارا صوبہ خیبر پختونخوا ایک زرعی صوبہ ہے، اس کو کتنا پانی چاہیئے؟ اور پھر پانی چونکہ ہمارے ہاں سے ہو کر گزرتا ہے تو کیوں نہ شرعی اصولوں کے مطابق ہم اپنا پانی استعمال کریں اور اس پانی کے زائد ہونے پر ہم پڑوسیوں کو پانی دے سکیں تو ایسا کہیں نہیں ہو گا کہ ہم خود پیاسے رہیں اور ہمارے پڑوسی پانی پیتے رہیں۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ اب ان کے پانی کا کیا مسئلہ ہے تو انہوں نے مجھ سے کہا ہے 1991 کے Water Accord کے مطابق ہم اپنے حصے کا پانی

استعمال نہیں کر سکتے، یہ تو میرا بھی درد ہے، یہ آپکا بھی درد ہے، ہمیں مشترکہ طور پر ایک قدم اٹھانا چاہیئے، میں انفراسٹرکچر کی بات کر رہا ہوں کہ ہماری پانی کی ضرورت کتنی ہے، کتنا استعمال کر رہے ہیں اور بقیہ کتنا ہے ؟ تو انہوں نے مجھے چند منصوبے بتائے ہیں، میں ان منصوبوں سے مطمئن نہیں ہوں، اگر وزیر موصوف جو بہت زیادہ Polite آدمی ہیں اور ماشااللہ اگر وہ مناسب سمجھتے ہیں تو ڈیٹیل ڈسکشن کیلئے اس کو کمیٹی کی طرف ریفر کرتے ہیں، میں وہاں کچھ اور باتیں بتا دینا اور شیئر کرنا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ ہم وفاق سے اپنا یہ حق حاصل کر لینگے، اس طرح ہو سکتا ہے کہ صوبے کا بھلا ہو جائیگا۔ شکریہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں نے پہلے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔ اس کے بعد۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ سوال چونکہ مفتی کفایت اللہ صاحب اس ہاؤس میں لیکر آئے ہیں، یہ بہت اہم نوعیت کا سوال ہے جس کا جواب بالکل ایسا دیا گیا ہے کہ جیسا کہ ہمیں کسی چیز کی پرواہ ہی نہیں ہے اور ہم اپنی، جو بھی ہماری قابل کاشت زمینیں، جو یہاں پر بتایا گیا ہے کہ 80% جو زمین ہے، وہ بنجر ہو چکی ہے اور اس میں جیسا کہ مفتی صاحب نے بھی بتایا اور میں نے پہلے اس کو لکھ لیا تھا، مطلب اگر ان شاء اللہ بھی ساتھ لکھ دیا جاتا تو شاید کچھ کام بن جاتا، اس میں یہ لکھا ہے کہ آئیگا، کیا جائیگا، بنایا جائے گا اور ہو جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب، جب مفتی صاحب نے شرعی لحاظ سے بات کی ہے، میں قانونی لحاظ سے یہ بات کرتی ہوں تاکہ شرعی اور قانونی دونوں چیزیں برابر ہو جائیں کہ قانونی لحاظ سے ہمارے اس صوبے کا جو حصہ ہے، وہ ہم اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد دوسروں کو کیوں نہیں دیتے ہیں اور اس میں یہ بتا دیا گیا ہے کہ 80% جو زمین ہے، وہ بنجر ہو چکی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اور کتنے فیصد زمین ہے ؟ تو ہمارے صوبے کی زمین جو بنجر ہوتی جا رہی ہے کیونکہ یہاں پر تو سارے 'جائے گا' ، 'آئیگا' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، اس پر اگر وزیر صاحب یہ بتا دیں کہ یہ منصوبہ یا یہ زمین کو بنجر ہونے سے بچانے کا کام کب تک ہو گا ؟ اور ایک ٹائم فریم دے دیا جائے تو یہ وزیر صاحب کی بہت مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، چونکہ سوال انتہائی اہم ہے اور اس میں سی آر بی سی فرسٹ لفٹ کینال، بیزئی ایریگیشن سکیم اور Raising of Baran and

Dam construction of Tochi، یہ میرے خیال میں تینوں بہت اہم اور اس صوبے کی بنیادی جو ضروریات ہیں، ان کو پورا کرنے کیلئے میرے خیال میں ان کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یہاں پر یہ میں دیکھ رہا ہوں تو ہماری گورنمنٹ کے وقت بھی چونکہ ملاکنڈ تھری جب بنا تو اس کا سیکنڈ بیز ئی ایریگیشن اس کے نیچے ہی آرہا ہے تو اس وقت بھی فزیبیلٹی تقریباً Complete ہو گئی تھی تو اس پر خوشی کی بات یہ ہے کہ تھوڑی سی 20% اور 80% کی جو بات ہے، باقی جو سی آر بی سی فرسٹ لفٹ کینال کی بات ہے تو وہ آج کے اخبارات میں بھی آیا ہے اور میرے خیال میں 60 ارب 10 کروڑ روپے کا جو منصوبہ ہو تو اس کیلئے وفاقی گورنمنٹ کی طرف سے یہ رکھنا تو بالکل مذاق ہے۔ پہلے بھی ہم نے بات کی تھی کہ فیڈرل گورنمنٹ کبھی بھی اس کو اہمیت نہیں دیگی کیونکہ یہ ہمارے خیبر پختونخوا کی ضروریات کو پورا کرتا ہے جو یہاں پر کمی ہے۔ دوسرا جو بارانی ڈیم کی Raising ہے، تو بارانی ڈیم 100% لکی مروت تک پانی دے رہا تھا بنوں ڈسٹرکٹ سے بھی، اور پھر ہم نے اپنے وقت میں PSDP میں بھی ڈالا تھا اور اس کی فزیبلٹی بھی مکمل ہو چکی تھی، تقریباً اس کی کچھ اونچائی انہوں نے رکھی تھی تو اس پر میں چاہونگا کہ منسٹر صاحب بھی میرے خیال میں چاہتے ہیں اور اس نے اس پر میٹنگز بھی کی ہیں اور پوری معلومات بھی ہونگی لیکن اس کو صوبائی گورنمنٹ نے خود ہی اہمیت دی ہے۔ جو ہمارے سمال ڈیمز ہیں، ابھی ہمارے پاس وسائل بھی ہیں، ہمارے پاس بجلی کے منافع کی جو رقم ہے، اس سے بھی ہم کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے اپنے Sources پر آغاز کیا جائے اور پھر ڈونرز اس کیلئے دینے والے ہیں، جس ڈونر سے بھی آپ بات کرینگے کیونکہ یہ آمدن دینے والا ہے، سی آر بی سی فرسٹ لفٹ کینال بھی ہمارے وقت میں 25 ارب پر تھا اور پانچ ارب Return تھا سالانہ، تو اس لئے میری پرویز خٹک صاحب اور صوبائی گورنمنٹ سے یہی گزارش ہو گی کہ اس کو ذرا اہمیت دیں اور اگر اس پر مکمل بحث ہو تو بھی ہمارے پاس کچھ معلومات ہیں، اپنے وقت کے اور اگر منسٹر صاحب اس پر ہمارے ساتھ Agree ہیں اور پراونشل گورنمنٹ کے ذریعے یہ بارانی ڈیم کی جو Raising ہے، جو فرسٹ لفٹ کینال ہے اور بجٹ سپیچ میں ہمارے سی ایم صاحب نے بھی بات کی تھی کہ اس کو ہم دوبارہ دیکھیں گے اور یقیناً جو 10 کروڑ روپے ہیں، یہ ایک مذاق ہے جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب قلندر لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ اس پر تو بڑی تفصیل سے بات ہو چکی ہے، اس سے Related میرا ایک مسئلہ ہے جو پورے صوبے کا ہے۔ جناب سپیکر، گزشتہ دور میں، پچھلی گورنمنٹ میں

20 سمال ڈیم این ڈبلیو ایف پی کیلئے منظور ہوئے تھے اور اس گورنمنٹ کی بڑی Achievement ہے کہ انہوں نے اسے ECNEC سے پاس کرا لیا، ان کے Consultants بھی مقرر ہو گئے، کنٹریکٹر بھی مقرر ہوئے اور انہوں نے سائیٹ پر سروے کر کے جیسا کہ میرا بھی ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد ہے، میرے حلقہ پی ایف 46 میں چمک میرہ پر ایک ڈیم ہے، اس کی سب کچھ فزیبلٹی بھی ہو گئی لیکن ابھی تک اس پر کہیں کام نہیں لگا تو اس ڈیم بننے سے ایک کنال جس کی زمین ہو گی، وہ بھی حلال روزی کما سکے گا اور اس میں واٹر لیول بھی صحیح ہو جائے گا اور صوبے کی بنجر زمینوں کا یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا، تو یہ 20 ڈیمز بڑی چیز ہیں ہمارے لئے، تو سر، یہ کب تک Implement ہو گا؟ جناب سپیکر اس کو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much۔ جناب حافظ اختر علی صاحب، پلیز مختصر۔

حافظ اختر علی: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دوئ په جواب کښے دا په سیکنډ نمبر باندے چه کوم سکیم دے، چونکه دا زما د حلقے سره تعلق ساتی، بیزئی ایریګیشن سکیم، مونږ د سابق وزیر اعلیٰ جناب اکرم خان درانی صاحب ډیر شکر ګزار یو او د دے کریډټ هم هغوی ته ځی، دا منصوبه هغوی په خپل وخت کښے منظوره کړے وه او الحمد لله په هغے باندے کار اوس هم جاری دے، د موجوده حکومت هم مونږ شکریه ادا کوؤ چه هغوی د هغے فنډنګ او زما دلته کښے یو سپلیمنټری سوال دا دے چه کومه زړه نقشه وه د دے سکیم نو په هغے کښے زمونږ هم دغه مسئله ده چه یره دو سو کیوسک اوبه دی او هغے سره به دا بنجره زمکه آباده شی، په دیکښے د میاں خان، د بابوزئی او زمونږ د ډیرو کلو د ایری ګیشن چه کوم سسټم وو لیکن موجوده په هغے کښے Changes شروع دی نو آیا منسټر صاحب به دا یقین دهانی مونږ ته راکړی چه په هغه زړه نقشه باندے دا سلسله اوچلیږی او هغه قوم ته افادیت دے چه هغه پوره پوره هغوی ته ملاؤ شی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر حیات خان شرپاؤ صاحب، پلیز۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر! مفتی صاحب یو ډیر اهم سوال د دے صوبے اوچت کړے دے۔ زما په دیکښے ضمنی کوئسچن دا دے چه که په جز (ب) کښے تاسو اوګورئ نو دوئ وائی او مفتی صاحب ترے دا تپوس کړے دے چه مونږ ته د خپلو اوبو حصه پوره نه ملاویږی او هغے د پاره آیا دوئ

څه خط و کتابت کړے دے یا دا خبره فیډرل ګورنمنټ سره تاسو اوچته کړے ده، د هغے ډیټیل د راکړی؟ که مونږ ئے اوګورو نو مونږ ته د هغے ډیټیل نه دے راکړے شوے۔ جناب سپیکر، د دے هاؤس هم په دے باندے قرارداد ونه موجود دی بلکه وروستو کال هم په دے باندے دے هاؤس متفقه قرارداد پاس کړے وو، زما به د وزیر صاحب نه دا خواست وی چه لږ د هغے دوئ مونږه ته دغه اوکړی چه وفاقی حکومت دوئ له د هغه قرارداد څه جواب ورکړے دے او آیا دوئ دا کیس بیا به Re-take up کوی د فاقی حکومت سره او که نه؟ او چه کومے منصوبے ترے دوئ غوښتے دی، د دے د پاره د هغوی پوره تفصیل مونږ ته اوښایئ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> منسٹر صاحب،پلیز۔

<u>جناب کشور کمار:</u> جناب سپیکر صاحب، مجھے ایک-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ انتظار کریں، ان کا جواب سن لیں، اگر کوئی کوئسچن ہو کیونکہ یہاں سے پانچ بندوں کی مجھے ڈیبیٹ کی ضرورت نہیں ہوتی، کوئسچن کی ضرورت ہوتی ہے۔

<u>جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی):</u> جناب سپیکر-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ان کا جواب سن لیں، اگر اس میں آپ کا حل ہوتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر میں آپ کو ٹائم دونگا۔

<u>وزیر آبپاشی:</u> جناب سپیکر، دا مفتی صاحب چه کومه مسئله راا وچته کړے ده، زما خیال دے چه دا د دے صوبے د ټولو نه اهم مسئله ده۔ نن مونږ د خپل حق صرف 80، 85فیصد اوبه استعمالوؤ او باقی اوبه زمونږ ټولے ضائع روانے دی۔ د کله نه چه دا حکومت راغلے دے نو زمونږ وفاقی اسمبلئ یو قرارداد پاس کړے وو، مونږ ټول پرے متفق شوی وو چه زمونږ اوبه تاسو استعمالوئ، د هغے په بدل کښے به هغوی مونږ ته Payment اوکړی او هغه In writing هم مونږ استولے دے لیکن د هغوی د طرفه نه څه جواب راغلے دے، ان شاالله تعالیٰ هغه به مونږ Force کوؤ چه یا مونږه ته دومره فنډنګ راکړئ یا دغه Re-payment مونږ ته اوکړئ۔ اوس مسئله زمونږ دا ده چه صوبائی حکومت ایریګیشن ډیپارټمنټ ته دومره فنډ نه شی ورکولے چه دا ټولے مسئلے پرے مونږ اوچتے کړو، بغیر د

وفاقی فنډنګ نه یا د بهر څه فنډنګ نه بغیر نه شی کیدے۔ نن حالات دا دی چه چشمه رائیټ بینک کینال چه کوم د لفټ ایریګیشن، لفټ پروګرام دے نو دا تقریباً 61 بلین روپۍ دے ته پکار دی، وزیر اعظم صاحب دوه درے ځله اعلانات کړی دی، دوه ورځے مخکښے زمونږ میټنګ وو او هلته کښے هم دا خبره ډسکس شوے ده، Commitments زمونږ سره بار بار شوی دی لیکن په هغے باند عمل تراوسه پورے نه دے شوے نو د دے هاؤس نه مونږ دوباره وفاقی حکومت نه دا مطالبه کوؤ چه په دے باندے د زمونږ سره مدد اوکړی او دا فنډنګ د اوکړی ځکه چه دا منصوبه د دے صوبے د ټولو نه غټه منصوبه ده، په دے سی آر بی سی په دغه باندے په دے هاؤس کښے هم زما خیال دے ډسکشن د پاره دا منظور شوے ده، په دے باندے به ډسکشن راځی۔ بیزئی ایریګیشن باندے ښه تیزۍ سره کار روان دے، کله چه زمونږ سره فنډنګ هلته نه کم شی نو صوبائی حکومت په هغے کښے مکمل زمونږ سره فنډنګ کوی او کار به ان شاءالله نه روکاویږی، دا به روان وی۔ باقی دا چه کوم دریم کینال دے، زه به خپله دے بجټ کښے دا سفارش کوم چه دا مونږ خپله صوبائی بجټ کښے واخلو او دا کوم چه بارانی ډیم دے، دا یو اهم مسئله ده، په دے باندے دومره اخراجات نه راځی چه مونږ د چا د پاره انتظار اوکړو او بل Remodeling of Warsak Canal باندے فزیبیلټی Complete شوے ده، ټینډر ئے شوے دے، هغے ته فنډنګ ریلیز شوے دے او ان شاء الله امید دا دے چه د دے کال End کښے یا Next year beginning کښے به هغے باندے ټینډر اوشی او Remodeling of Warsak canal باندے به کار شروع شی او Left over area of Pehur Canal فزیبیلټی تیاره شوے ده، فیډرل ګورنمنټ ته مونږ دا سکیم استولے دے خو تراوسه پورے هلته نه څه خاطر خواه جواب نه دے راغلے نو زما خپل دا دغه دے چه آئنده کله مونږه کیبنټ میټنګ کوؤ یا چیف منسټر سره ملاقات کیږی نو په دے ټولو خبرو به زه هغوی سره ډسکشن کوم چه صوبائی حکومت د دیکښے څه منصوبے واخلی چه دا منصوبے رکاؤ نه شی او په دے کار جاری شی او تاسو ټولو ته یقین درکوم، زمونږه کوشش دے چه دے صوبے ته اوبه پوره کړو چه اوبه راشی نو بیا به زمونږ ډیرے مسئلے اسانے شی۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کشور کمار صاحب۔

جناب کشور کمار: جناب سپیکر، یہ ایک اہم منصوبہ ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ یہ مرکزی حکومت کی مدد سے پایہ تکمیل کو پہنچایا جائے گا اور یہ مالی سال 2011 کیلئے رکھا گیا ہے اور مرکزی حکومت جب تک منظوری نہ دے، میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مرکزی حکومت نے اگر منظوری نہ دی تو کیا یہ منصوبہ ٹھپ رہے گا اور کیا گارنٹی ہے کہ اس کیلئے مرکزی حکومت پیسہ دے گی؟ یہ منصوبہ ریڑھ کی ہڈی ہے کیونکہ ڈی آئی خان ہمارے صوبے کا سب سے بڑا ایک زرعی رقبہ ہے، اگر یہ منصوبہ مکمل ہوتا ہے تو اس پورے صوبے کی جتنی بھی پیداوار ہے، یہ پورے صوبے کیلئے کافی نہیں ہوگی بلکہ یہ اور صوبوں کو بھی Provide کر سکیں گے۔ تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر مرکزی حکومت اس میں Interest نہیں لیتی تو ہمارا صوبہ لے، ہماری اے ڈی پی سے کٹ لگائیں لیکن اس منصوبے کو جاری رکھیں تاکہ لوگوں کو یقین دہانی ہو سکے کہ اب سی آر بی سی بن رہا ہے اس کو مکمل کیا جا سکے تاکہ لوگوں کا بھی روزگار اور صوبہ کا بھی بھلا ہو سکے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب، دے باندے ئے نوټس ورکړے دے، اسمبلئ کښے به پرے ډ سکشن کیږی نو په هغه۔۔۔۔

جناب مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، دیکښے څه منصوبے د زوړ حکومت دی او څه د دے حکومت دی جی، (مداخلت) خبره کوم جی، زما دا ګزارش دے که وزیر صاحب خفه کیږی نه نو مونږ په دے باندے ډیټیل ډ سکشن کوؤ او نوټس ورکوم د قاعده نمبر 48 تحت، په دے باندے به مزید لږه خبره اوشی، دوئ به هم تجاویز راوړی، زمونږه به هم یو جامع شے مخے له راشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بحث د پاره، ګنډه پور صاحب هغه Put کړے وو، بحث د پاره دا منظور شوے دے، تاسو بل وروستو کال اسمبلئ کښے دغه Put کړے وو، مونږ ته اعتراض نشته چه په دے بحث کوؤ یا په دے خبره کوؤ۔ مونږ په دے دا غواړو، مونږ دا وایو چه په دے خبره کوؤ او بیا Unanimous یو قرارداد هم پاس کوؤ، مرکز باندے به زور هم واچوؤ چه دا خامخا راله اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو بھی ساتھ لے لیں گے، It will take ٹھیک ہے اس کو اس کے ساتھ Club کرتے ہیں، This question will be clubbed with their question which is already put for discussion.

مفتی کفایت اللہ: اس کو بھی ساتھ شامل کر لیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, yes.

مفتی کفایت اللہ: مہربانی، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ، آنریبل ایم پی اے، پلیز کوئسچن نمبر؟

محترمہ شگفتہ: کوئسچن نمبر 83 دے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 83 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی پشاور نے آرڈر نمبر 584 مورخہ 29-07-2011، آرڈر نمبر 519 مورخہ 05-07-2011، آرڈر نمبر 509 مورخہ 02-07-2011، آرڈر نمبر 510 مورخہ 02-07-2011، آرڈر نمبر 511 مورخہ 02-07-2011 اور آرڈر نمبر 513 مورخہ 04-07-2011 کے تحت مختلف آسامیوں پر سینکڑوں کی تعداد میں بھرتیاں کی ہیں;

(ب) آیا مذکورہ بھرتیوں کیلئے قانونی چارہ جوئی یعنی اخباری اشتہارات وانٹرویوز ٹیسٹ وغیرہ لئے گئے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ریٹائرڈ افراد کو بھی بھرتی کیا گیا ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ بھرتیاں کس طریقہ کار کے تحت کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ بھرتی شدہ تمام افراد کی تفصیل بمعہ نام، ولدیت، شناختی کارڈ، ڈومیسائل سکونت و تعلیمی کوائف فراہم کی جائے;

(iii) کل کتنے افراد نے ہر پوسٹ کیلئے درخواستیں دی تھیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) جی نہیں، وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی پشاور نے حال ہی میں سینکڑوں کی تعداد میں بھرتیاں نہیں کی ہیں بلکہ کچھ افراد جو پہلے سے Contingent کی بنیاد پر کام کر رہے تھے، ان کی مدت ملازمت میں چھ ماہ کی توسیع کی گئی ہے جس کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:

آرڈر نمبر 584 مورخہ 29-7-2011 کے تحت کوئی نئی بھرتی نہیں کی گئی بلکہ عارضی بنیادوں پر Contingent staff جو پہلے سے چلا آرہا ہے، ان کو چھ ماہ کی مزید مہلت دی گئی ہے جن کی تعداد 56 ہے۔

آرڈر نمبر 519 مورخہ 5-07-2011 کے تحت کوئی نئی بھرتی نہیں کی گئی بلکہ عارضی بنیادوں پر Contingent staff جو پہلے سے چلا آرہا ہے، ان کو چھ ماہ کی مزید مہلت دی گئی ہے جن کی تعداد 37 ہے۔

آرڈر نمبر 509 مورخہ 02-07-2011 کے تحت 21 افراد جو کہ عارضی بنیادوں Contingent پر کئی سالوں سے کام کررہے تھے، کو مروجہ طریقہ کار جس میں ٹیسٹ اور سنیارٹی اور فٹنس وغیرہ شامل ہیں، ان کے تحت ڈیپارٹمنٹل پروموشن اینڈ اپوائنٹمنٹ کمیٹی نے جونیئر کلرک کے عہدوں پر مستقل کیا۔

آرڈر نمبر 510 اور آرڈر نمبر 511 مورخہ 02-07-2011 کے ذریعے 02 افراد کو Contingent کی بنیاد پر چھ ماہ کیلئے بھرتی کیا گیا ہے۔

آرڈر نمبر 513 مورخہ 04-07-2011 کے ذریعے ایک فرد کو Contingent کی بنیاد پر چھ ماہ کیلئے بھرتی کیا گیا ہے۔

(ب) ہر آرڈر کی تفصیل اوپر عرض کی گئی ہے۔

(ج) بیان کردہ آرڈروں کے تحت کسی بھی ریٹائرڈ فرد کو بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ مذکورہ آرڈروں کے تحت صرف 3 افراد نئی بھرتی کے زمرے میں آتے ہیں جو Contingent کی بنیاد پر چھ ماہ کیلئے بھرتی کئے گئے ہیں جن میں سے ایک کا تعلق چارسدہ اور ایک کا تعلق سوات سے ہے۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Is there supplementary question?

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: جی سر۔ دیکښې د دوئ نه ما چه کوم ډیټیل غوښتے وو، دیکښې خو دوئ دا لیکلی دی چه دا 56 او 37 څومره بهرتیانے شوی دی خو چه د کوم پوسټ ما تپوس کړے وو چه د دوئ پوسټونه څه دی، آیا دا کلاس فور دی، دا کلیریکل سټاف دے؟ نو هغه د مونږ ته را کړی۔ بل په دے دریم جز کښې چه کوم د ریټائرډ کسانو ما تپوس کړے وو نو دوئ چه کوم جواب را کړے دے نو ما دیکښې څه آرډر نه وو غوښتے جی، دیکښې ما دا تپوس کړے وو چه ریټائرډ

کسان دوئ دوباره اغستی دی که نه؟ نو دیکبنے هم دوئ ماته څه دا سے جواب نه دے راکړے ، Already دا کوئسچن زما کمیټئ ته ریفر شوے دے او دا هغوی سره Club کوی چه دا به او شی۔

* 84 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیرزراعت ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی پشاور نے حال ہی میں مختلف آسامیوں پر سینکڑوں کی تعداد میں بھرتیاں کی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ وائس چانسلر نے اقرباء پروری کی بنیاد پر مذکورہ بھرتیاں کر کے رشتہ داروں اور دیگراہم شخصیات کو تعینات کیا ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ریٹائرڈ افراد کو بھی بھرتی کیا گیا ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ بھرتیاں کس طریقہ کار کے تحت کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ بھرتی شدہ تمام افراد کی تفصیل بمعہ نام، ولدیت، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، سکونت اور تعلیمی کوائف فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیرزراعت) (جواب وزیرامور حیوانات نے پڑھا): (الف) جی نہیں، حال ہی میں مختلف آسامیوں پر سینکڑوں کی تعداد میں بھرتیاں نہیں کی گئی ہیں بلکہ صرف 117 افراد بھرتی کئے گئے ہیں۔ (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

(ب) جی نہیں، یہ بات درست نہیں کہ وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی نے اقرباء پروری کی بنیاد پر مذکورہ بھرتیاں کی ہیں بلکہ مروجہ قانون اور طریقہ کار کے مطابق کی ہیں، بھرتی شدہ افراد کا ضلع تعلق مندرجہ ذیل ہے۔

1	پشاور	تعداد	44 افراد
2	مردان، چارسدہ، صوابی اور نوشہرہ	تعداد	42 افراد
3	جنوبی اضلاع	تعداد	20 افراد
4	سوات، ملاکنڈ، چترال، فاٹا وغیرہ	تعداد	11 افراد

(ج) حال ہی میں کسی ریٹائرڈ فرد کو بھرتی نہیں کیا گیا۔

(د) اوپر بیان کردہ افراد میں سے 47 افراد جو ریگولر/کنٹریکٹ بنیادوں پر لیے گئے ہیں، ان کیلئے اخباری اشتہارات کے ذریعہ تشہیر کرنے کے بعد درخواست کنندگان کو ٹیسٹ اور ڈیمانسٹریشن کے مراحل سے گزارنے کے بعد یونیورسٹی سلیکشن بورڈ کے سامنے لایا گیا ہے، سلیکشن بورڈ میں پبلک سروس کمیشن کا نمائندہ، چانسلر/گورنر کا نمائندہ، سبجیکٹ ایکسپرٹ اور سینیئر آفیسرز شامل ہوتے ہیں، ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد جو افراد میرٹ پر آئے، انہیں بھرتی کیا گیا ہے۔ ان 47 افراد میں 40 لیکچررز، تین اسسٹنٹ پروفیسرز اور 4 اسسٹنٹ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ آفیسرز شامل ہیں۔ (اخباری تراشے ایوان میں پیش کئے گئے) اس کے علاوہ عارضی بنیادوں پر 70 افراد کو Contingent ملازمین کے زمرے میں 6 ماہ کیلئے یونیورسٹی کے رائج طریقہ کار کے تحت بھرتی کیا گیا ہے۔ ان افراد میں اکثریت اساتذہ کی ہے، تمام بھرتی شدہ افراد متعلقہ شعبہ جات کے سربراہان کی ضروریات اور سفارشات پر لیے گئے ہیں، تاہم تعلیمی معیار اور تجربہ کی جو ضروریات ہوتی ہیں، ان ہی کے تحت یہ بھرتیاں کی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی په دیکښے مفتی کفایت الله صاحب، سپلیمنټری کوئسچن؟

مفتی کفایت اللہ: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، دے سوال نمبر 83 کښے د محترمه شګفته ملک صاحبه په مونږ باندے ډیر احسان دے۔ دوئ بیا سوال نمبر 84 هم رالیږلے دے او د دواړو بیا واپس Received د ټولو یو Date نه دے او دیکښے دوئ دا وائی چه کیاوزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے: آیا یہ درست ہے کہ وائس چانسلر نے سینکڑوں لوگ بھرتی کئے ہیں؟ نو سوال نمبر 83 کښے دوئ انکار کوی چه بھرتی نہیں کئے او سوال نمبر 84 کښے وائی چه ہاں بھرتی کئے ہیں۔ سوال نمبر 83 کښے دا وائی چه جی نہیں، وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی پشاور نے حال ہی میں سینکڑوں کی تعداد میں بھرتیاں نہیں کیں۔ بیا تاسو سوال نمبر 84 ته لاړشئ جی، "جی نہیں، حال ہی میں مختلف آسامیوں پر سینکڑوں کی تعداد میں بھرتیاں نہیں کی گئی ہیں بلکہ صرف 117 افراد بھرتی کئے گئے ہیں"۔ دا 117 بھرتی ہو گئے، دا د هغوی اعتراف دے او دے ورسره ورسره وائی چه ما نه دی کړی۔ زه دا دومره پوهیږمه۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سینکڑوں نہیں کئے۔

مفتی کفایت اللہ: سینکڑوں، 117 سینکڑوں نہیں ہیں؟ جب سینکڑوں، سو عدد چه راشی کنه نو دا سینکړوں وی نو سینکړوں ئے کړی دی جی۔۔۔۔

(قہقہہ)

جناب عبدالاکبر خان: جب سو سے اوپر ہو تو سینکڑہ ہوتا ہے اور جب کئی سو ہو جائیں تو سینکڑوں ہوتا ہے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، زما دا رائے ده، دا سوال دوئ د خوب حالت کښے راکړے دے او دوئ دا سوال ویښ حالت کښے نه دے راکړے نو Kindly دا دواړه سوالونه چه دی، دا د Deduct شی او دے باندے ستاسو رولنگ دے راشی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ زما ستاسو یو رائے پکار ده جی، رولنگ پکار دے۔ دا سوال مختلف طریقه کار سره د اسمبلئ په فلور باندے ډسکس شوے دے۔ کال اټینشن باندے شوے دے جی، څلور مختلف Versions او دوه زما خپل سوالونه وو، د بی بی سوال راغلو نو هغه ټول کمیټئ ته تلی دی نو آیا دا سوال اوس بیا په فلور باندے هم ډسکس کیدے شی که نه؟ Already په دے سیشن کښے هغه کمیټئ ته تلی دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، زه یو ریکویسټ کوم چه زمونږ څه اعتراض نشته چه کمیټئ ته د لاړشی او مخکښے هم د دے نوعیت سوالونه کمیټئ ته تلی دی او دا اسمبلئ له هم پکار دی چه کوم دغه یو رنګ سوالونه وی چه هغه سوالونه نه راولی، وخت پرے هم ضائع کیږی، بس چه نیغ په نیغه کمیټئ ته تلے او په هغے کښے به ډسکس شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی ہدایت اللہ صاحب، پلیز۔

جناب ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دا داسے ده چه دا سوالونه واقعی مخکښے محکمے ته تلی دی خو دا الفاظ او دا بعضے

فگرز لړ پکښے بدل را بدل شوی دی۔ دا یو مولانا صاحب ولاړ وو، په جمات کښے ئے تقریر کولو، مفتی صاحب نه وایم، هغه مولانا صاحب تقریر کولو نو هغه وئیل چه ولاړ وو یو سړے، په مینځ کښے دجمات، او کولے ئے خبرے، نو هغه سړے راپاځیدو چه مولانا سیدها سیدها ولے نه وائی چه سړے د جمات په مینځ کښے ولاړوو او خبرے ئے کولے، نو دا اوس هغه قصه ده، اوس که دوئ وائی چه خبره هم هغه ده که خامخا د مفتی صاحب پکښے څه شوق وی او څه خیال ئے وی نو په هغے کښے د خپله چوټے اوړه کړی، هغه چه کوم مخکښے دغه شوی دی او کمیټئ ته تلی دی نو په دے وجه باندے زه دا دوئ ته ریکویسټ کوم چه دا خپل هغه واپس واخلئ ځکه چه دا مخکښے به دے باندے بحث شوے دے او که خامخا، نو نوره ستاسو خوښه ده، نه جی، دا ولے نه دے شوے۔ میاں صاحب! د یو سړی ماشوم ځوے مړ وو نو خلق ورله فاتحے له راتلل نو هغه سړی ته به ئے وئیل خدائے د د آخرت خزانه کړه، خدا ئے د د آخرت خزانه کړه، هغه ورته وائی چه ورورہ زه د آخرت خزانه نه جوړوم خو چه خدائے پاک جوړه کړه نو زه به څه اوکړم۔ مونږه ئے کمیټئ ته نه لیږو خو که تاسو ئے خامخا لیږئ نو زورآور یئ۔ دا مونږه کمیټئ ته یو ځل لیږلے دے بیا ئے نه لیږو نو مهربانی اوکړئ، دا بی بی ته زه سوال کوم چه دا خپل دغه واپس واخلئ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بی بی! دا بل کوئسچن به هم، دا یو شے دے Club کوؤ ئے نو۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> او جی، داسے ده چه دا کوئسچن بالکل مخکښے هم راغلے دے او هغے کښے بیا دوئ دا جواب ورکړے دے خو دا د ریټائرډ والا چه ما تپوس کړے وو نو دا په هغے کښے نه وو نو دا په دیکښے راغلے دے ځکه زه وایم چه کمیټئ ته خو هسے هم تلے دے نو که تاسو هغے کښے، دا ټول یو دغه دے، دا سوالونه چه کوم دی نو چه تاسو کومه خبره اوکړه، هغه ټهیک ده چه په دغه کښے مختلف شوی دی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Both these Questions be clubbed with all other Questions which have already been referred to the Committee concerned. Mohtarama Noor Sahar, the honourable MPA, please.

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب، زما یو سپلیمنټری سوال دے که تاسو اجازت راکړو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپلیمنٹری کوئسچن دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د نور سحر بی بی دیکبنے ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب اللہ خان پلیز، کوئسچن نمبر؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا کوئسچن نمبر 82 دے جی۔

* 82 _ محترمہ نور سحر (سوال جناب ثاقب اللہ خان چمکنی نے پیش کیا): کیا وزیر خزانہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بینک آف خیبر نے اپنے شیئرز مارکیٹ میں Float کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) بینک آف خیبر کے مطابق شیئر کی اصل قیمت، مارکیٹ میں موجودہ قیمت اور وجوہات کم قیمت بیان کریں، نیز حکومت بینک آف خیبر کی مینجمنٹ پرائیویٹ سیکٹر کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii) کتنے شیئرز پر مینجمنٹ حوالہ کی جائے گی اور موجودہ حالات میں سب سے زیادہ شیئر ہولڈر کون ہے اور کتنے شیئرز اس کے پاس ہیں اور کیا اس کا مطلب اسی گروپ کو مینجمنٹ حوالہ کرنا مقصود ہے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، بینک آف خیبر نے اپنے شیئرز مارکیٹ میں Float کئے ہیں جن کی کراچی سٹاک ایکسچینج پر خرید و فروخت ہو رہی ہے۔

(ب) (i) بینک کے شیئرز کی اصل قیمت مبلغ 10 روپے فی شیئر ہے جبکہ موجودہ قیمت مبلغ 4 روپے 25 پیسے فی شیئر ہے، یہ قیمت مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ کم یا زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ کم قیمت کی وجوہات درج ذیل ہیں: گزشتہ سالوں میں بینک آف خیبر خاطر خواہ منافع حاصل نہیں کر پایا جس کی اہم وجہ محدود برانچ نیٹ ورک تھی اور جس کے نتیجے میں شیئر ہولڈرز کو ان کی سرمایہ کاری پر منافع نہ دیا جا سکا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان سالوں میں بینک کچھ نہ کچھ منافع تو کماتا رہا لیکن شیئر ہولڈرز کی توقعات کے مطابق Dividend نہ دے سکا۔ اب بینک بتدریج منافع بخش ادارے کے طور پر پیش رفت کر رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ برانچ نیٹ ورک میں بھی اضافہ ہو رہا ہے، لہذا امید ہے کہ امسال اور آنے والے سالوں میں شیئر ہولڈرز کو ان کی سرمایہ کاری پر کچھ نہ کچھ Return ملنا شروع ہو جائے گا، اس سے نہ صرف

شیئر ہولڈرز کا کھویا ہوا اعتماد بحال ہو گا بلکہ مارکیٹ میں بینک کے شیئرز میں سرمایہ کاری بڑھے گی جس کے ساتھ ساتھ شیئر کی قیمت کے بڑھنے کا بھی امکان ہے۔

(ii) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت بینک آف خیبر کو بہتر اور منافع بخش طریقے سے چلانے کیلئے بینک کی مینجمنٹ پرائیوٹ سیکٹر کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی صوبائی کابینہ نے باقاعدہ طور پر منظوری دی ہوئی ہے۔ صوبائی کابینہ کے فیصلے کے مطابق بینک آف خیبر کی مینجمنٹ کسی ایسے شیئر ہولڈر کو منتقل کی جائے گی جو کم از کم 26 فیصد شیئرز کی ملکیت ظاہر کرے۔ اس وقت صوبائی حکومت کے پاس تقریباً 70 فیصد شیئر ہولڈنگ ہے جبکہ دوسرے بڑے شیئر ہولڈرز میں اسماعیل انڈسٹریز لمیٹڈ (کراچی) کے پاس 14.16 فیصد شیئر ہولڈنگ ہے، بقیہ 15.84 فیصد شیئر ہولڈنگ جنرل پبلک کے پاس ہے جن کی تعداد تقریباً 34 ہزار ہے۔ وہ شیئر ہولڈر مینجمنٹ حاصل کرنے کا مجاز ہو گا جو 26 فیصد شیئرز کی ملکیت ثابت کرنے کے علاوہ سٹیٹ بینک آف پاکستان کی تمام شرائط کو بھی پورا کر سکے۔ مزید برآں صوبائی حکومت بینک کی سب سے بڑی شیئر ہولڈر ہونے کے ناطے اپنی ملکیت پرائیویٹ سیکٹر کے حوالے کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی بلکہ صرف بینک کی کارکردگی کو مزید بہتر کرنے کیلئے مینجمنٹ کنٹرول ٹرانسفر کرنا چاہتی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سپلیمنٹری کوئسچن، پلیز۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> موؤر خو نشته سر، زما يو سپليمنټرى كوئسچن دے۔ دا بينک چه كوم جواب راكړے دے، هغه خپل تضاد كوى لګيا دے۔ هغے كښے ليكى چه یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت بینک آف خیبر کو بہتر اور منافع بخش طریقے سے چلانے کیلئے بینک کی مینجمنٹ پرائیویٹ سیکٹر کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ سر، دوئ چه كوم جواب وركړے دے نو هغه بالكل غلط دے او دا Realization زمونږ دے حكومت كړے دے او د منسټر صاحب شكريه هم ادا كوؤ۔ دا سر مختلف ټائمونو كښے په سوالونو كښے مونږه Prove كړے دے، دا مينجمنټ چه كوم بينک نه شى چلولے ځكه دا اوس پرائيويټ سيكټر ته حكومت حواله كوى۔ زما سپليمنټرى كوئسچن دا دے چه پرائيويټ پارټنر د پرائيويټ مينجمنټ چه كوم به دا بينک چلوى، هغے د پاره څه Criteria حكومت سليكټ كړے ده كه نه ئے ده كړے، هغه Criteria څه ده؟ ډيره مهربانى۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned, please.

آپ اس میں، عبدالستار خان، پلیز۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ اس میں بینک آف خیبر کے بارے میں پوچھا گیا تھا جس میں یہ جواب ہمیں دیا گیا ہے ہاؤس کو کہ اس بینک میں خاطر خواہ منافع نہیں ہوا ہے جس کی بنیادی وجہ انہوں نے محدود برانچز کی بات کی ہے کہ ان میں جو شاخیں ہیں، وہ کم ہونے کی وجہ سے منافع میں نہیں جارہی ہیں تو اس اسمبلی نے پچھلے سال ایک قرار داد پاس کی تھی، میری طرف سے ایک قرار داد تھی جس میں ہماری خواہش تھی کہ جن اضلاع میں بینک آف خیبر کی برانچیں نہیں ہیں، وہاں پہ یہ اپنی برانچیں کھولیں تو آج تک اس پر بھی عمل نہیں کیا گیا ہے تو میں یہ پوچھوں گا کہ جن اضلاع میں خیبر بینک کی برانچیں نہیں ہیں، وہاں پہ کوئی پروگرام ہے کہ اس بینک کی وہاں پہ ہم ان کی برانچ کھولیں تاکہ اس میں سوال کا جواب اور اس کا حل نکل سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عظمی خان، پلیز۔

محترمہ عظمی خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر صاحب۔ یہاں سے میں نے ایک ریزولیوشن موو کرائی تھی کہ ضلع دیر میں ہمارے ثمر باغ کے علاقے میں یہاں پر خیبر بینک کی برانچ کھولی جائے۔ جناب سپیکر، یہاں سے Unanimously پاس بھی ہوئی تھی، اس کے بعد اس پہ سب کچھ Complete ہونے کے بعد مجھے ایک لیٹر Receive ہوا جس میں کہا گیا تھا کہ 36 کلو میٹر کے فاصلے پر ایک برانچ موجود ہے اور ہم دوسری نہیں کھول سکتے۔ جناب سپیکر، پہاڑی علاقہ ہے، 36 کلو میٹر بہت دور پڑتا ہے اور وہ سرکاری نوکر بیچارے صبح سویرے نکلتے ہیں اور 36 کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کیلئے انہیں چھٹی لینا پڑتی ہے تنخواہیں نکالنے کیلئے، اس پہ میں نے پریولج موشن بھی موو کرنے کی کوشش کی کیونکہ یہ تو ہمارا پریولج بنتا ہے، Unanimously ایک ریزولیوشن یہاں سے موو ہوتی ہے اور ہم اسے پاس کرتے ہیں اور پھر وہاں سے ہمیں جواب آتا ہے کہ یہ ہم Implement نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر، اس کے بارے میں مجھے تھوڑا Answer دے دیں۔ تھینک یو۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! تا څه وئیل؟

مفتی کفایت اللہ: مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب، پلیز۔

مفتی کفایت اللہ: دا د دوئ چه کوم جواب دے ، هغه د تضاد شکار دے۔ یو ځل دوئ وائی چه مونږه "گزشتہ سالوں میں بینک آف خیبر خاطر خواہ منافع حاصل نہیں کر سکا" او بیا لاندے وائی چه "کچھ نہ کچھ حاصل کر سکا"۔ اصل مسئله د دے د مینجمنټ ده جی، دا مینجمنټ نالائقه دے ځکه خو دوئ هغه مینجمنټ بدلوی لیکن زه دے ته حیران یم چه که وزیر صاحب دا وینا اوکړی، د دوئ تنخواه گانے په لکھونو باندے دی، ما یو سوال کړے وو او د یو سړی تنخواه پانچ لاکھ نه Above وه نو چه د مینجمنټ بیا څه کسان داسے دی چه هغه مونږ بیا بیا Extend کړی دی او بیا ئے بھرتی کړی دی خو چه مینجمنټ نا قابله دے نو دومره زیاتے تنخواه گانے او بیا مراعات ولے ورکوئ او که دا مینجمنټ واقعی قابل وی نو بیا دا بدلوئ ولے جی؟

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister concerned, please.

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، دا اول ثاقب الله خان خبره اوکړه جی، لکه مونږ په دے خپل دغه کښے لیکلی هم دی چه پراونشل گورنمنټ دا Decision د دے د پاره اغستے وو چه په بینک کښے د گورنمنټ هغه Interference نه وی او زه دا تاسو ته، دے ایوان ته وئیل غواړم چه په 11-10-2009 کښے دے بینک څومره Improvement کړے دے ، لکه زه به دا وایم چه ډیپازټس ئے د 26 بلین نه، په 2009 کښے ډیپازټس 26 بلین وو، 2010 دسمبر کښے 37 بلین وو او 2011 جون کښے 45 بلین د دے ډیپازټس دی جی، هغه د دے په 2009 کښے 637 ملین Loss شوے دے ، په 2010 کښے 563 ملین Profit شوے دے او اوس د نیم کال لکه چونکه دا بینک د December to December دغه کیږی نو Profit ئے 459 ملین کړے دے لکه مونږ په دے خپل جواب کښے لیکلی وو چه څومره برانچز سیوا وی، هغه هومره په دے باندے خرچه کمه راځی۔ دا ټهیک ده چه گورنمنټ دا Decide کړے ده چه دا به په پرائیویټ مینجمنټ او مونږه خپل شیئر کمول نه غواړو، په دے وخت کښے د پراونشل گورنمنټ شیئر 70%-----

Mr. Deputy Speaker: Fazl-e- Shakoor Khan, please go to your own seat; Fazal e Shakoor Khan, please.

وزیر خزانہ: نو په دیکښے مونږ دغه نه دے کړے، مونږ وایو چه دا د پراونشل گورنمنټ دغه د زیات شی۔We have criteria، پراونشل کبینټ دا ایښودی وو چه 26% د چا شیئر هولډنګ وی او هغه د سټیټ بینک د پالیسئ د لاندے Approve کیږی، سټیټ بینک بیا Approval ورکوی، کوم Conditions چه سټیټ بینک ته قابل قبول دی نو هغه خلقو ته به دا مینجمنټ دغه کیږی، مونږه دا غواړو چه دا د صوبے بینک دے او دا د نور هم ترقی اوکړی او د دے اعتماد د په مارکیټ کښے دغه شی۔ بل عبدالستار خان د برانچ خبره اوکړه۔ میں عبدالستار خان کو تسلی دیتا ہوں کہ بینک جب بھی برانچ کھولتا ہے تو وہاں پر بزنس کو بھی دیکھ کر کھولا جاتا ہے۔ جب سے موجودہ حکومت آئی ہے تو ہم نے 34 برانچز کو بڑھا کر ابھی 53 تک برانچز ہیں اور ہمارا اور بھی ارادہ ہے کہ ہم ان شاء اللہ اور برانچز بھی کھولیں گے۔ ہم کوشش کریں گے، ڈیپارٹمنٹس اپنے بینک کو کہیں گے، وہ اس کی فزیبلٹی دیکھیں گے کہ وہاں پر بزنس کس طرح ہم کر سکتے ہیں؟ Same question عظمیٰ خان بی بی کا بھی یہی تھا اور ہم بینک سے بات کریں گے۔ جہاں بھی برانچز نہیں ہیں، وہاں پر بزنس لینے کیلئے ان شاء اللہ اس کو ضرور Consider کریں گے۔ ساتھ مفتی صاحب نے مینجمنٹ کی بات کی تو میں یہ کہوں کہ ہمارے موجودہ ایم ڈی صاحب بھی میرے خیال میں ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں آئے تھے، بلال مصطفیٰ صاحب، لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ بینکوں کی تنخواہوں کو بھی دیکھ لیں تو میرے خیال میں جتنے بھی ہیں، اس میں کافی تنخواہیں آپ حبیب بینک سے Comparison کرلیں، آپ نیشنل بینک سے Comparison کرلیں تو پھر بھی جو تنخواہیں ان کو ملتی ہیں، گورنمنٹ نے وہ کیا ہے ان شاء اللہ اور ہماری کوشش ہے کہ کم سے کم خرچہ ہو اور ہم اپنے شیئر ہولڈرز کو زیادہ سے زیادہ Benefits دے سکیں، Profit دے سکیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب اللہ خان پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ زمونږ د خبرے مقصد دا دے چه دا بینک زمونږ د خلقو، زمونږ د صوبے اثاثه ده او بدقسمتی دا ده چه دا 70% چه زمونږ شیئر رسیدلے دے، هغه څکه نه دے رسیدلے چه هغه ئے زمونږ

په خوښه اغستے دے بلکه دا مجبوراً رسیدلے دے، زمونږ صوبے ورکښے خپل شیئرز اغستی دی، دے د پاره چه بینک کرپټ نه شی۔ زما چه کوم Concern دے نو یو خو دا ده چه فرض کړه که مونږ وایو چه زمونږ شیئرز د هم 70 پرسنټ شی نو مینجمنټ به بل سړی ته څنګه رسی؟ د هغے د پاره خو میجارټی شیئرز هغوی سره وی نو چه مونږه 70 پرسنټ ځان سره ساتو نو 30% باندے خو هغوی مینجمنټ نه شی اغستے۔ زمونږ د دے ټولے خبرے مقصد دا دے، زما مشر دے جی، فنانس منسټر صاحب او زه ربښتیا خبره کوم چه ډیر کهلاؤ زړه سره زمونږ خبره اوری او هغه د Implement کولو کوشش هم کوی سر، په پنجاب کښے، په سندھ کښے، په بلوچستان کښے هم نوی یو دوه داسے، چه هغے کښے Take over شوے دے، خلقو یو یو ګروپ اغستے دے، هغه خپله Criteria ئے خامخا پوره کړے ده د سټیټ بینک ځکه چه هغه د سټیټ بینکCriteria پوره نه کړی نو بیا تاسو خپل مینجمنټ نه شئ اغستے، هغه ئے پوره کړے ده خو حال دا شوے دے چه هغوی خپل دا شیئرز چه دی، هغه ئے خرڅ کړی دی، Liquidation ئے کړے دے، بینک ئے تباه کړے دے نو زمونږ ریکویسټ دا دے چه مونږ دا خبره کوؤ چه یو خو 70% نه چه تاسو به خامخا لاندے راځئ هله به تاسو مینجمنټ Handover کوئ نو چه مینجمنټ هغوی واخلی او ستاسو سره میجارټی نه وی هم نو ضروری ده چه داسے کس پیدا کړئ، داسے پارټی پیدا کړئ چه هغه Reliable وی او Liquidation د پاره ئے بینک نه وی اغستے چه تاسو خپل هولډ هم ختم کړئ، خو د 70% نه زیات که تاسو ساتئ نو بیا خو تاسو مینجمنټ بدلولے نه شئ۔ زمونږ ریکویسټ دا دے چه فنانس منسټر صاحب دے ته ګوری چه زمونږ څه منډه تړه وی نو هغه به مونږ کوؤ خو چه دا اثاثه خرابه نه شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب،پلیز۔

وزیر خزانہ: څنګه چه ثاقب اللہ خان اووئیل نو د ګورنمنټ په دے نظر دے چه دا زمونږ د صوبے یو اثاثه ده او مونږ چه د دے څومره، ان شاء اللہ تعالیٰ مونږ دومره تسلی ورکوؤ چه کومه فیصله هم راځی، مونږ یو فرم KPMG زما خیال دے اصل کښے کوئسچن یو وو او ډیر زیات سپلیمنټریز راغلل نو دا هسے جوړیږی خو د دوئ پکار ده چه فریش کوئسچن راشی خو چه څومره زما د

انفارمیشن مطابق یو فرم Apply کړے دہ، یو څو فرمونو اوس د هغه نوم هسے نه چه زه خطا شم چه KPMG دے که نه دے ؟ خو یو فرم دے، هغه د دے د پاره Hire شوے دے او هغه په دے Working کوی او چه کله هغه خپل Proposals تیار کړی نو هغه به بیا پراونشل گورنمنټ ته راځی او په هغے باندے به پراونشل گورنمنټ خپل Decision اخلی چه آیا زمونږ دا Assets، زمونږ دا دغه مونږ څنگه بچ ساتلے شو او که د دے بینک په Interest کښے یو شے وی، یو فیصله وی خو هغه به گورنمنټ اخلی، ضروری نه ده چه دا گورنمنټ گڼری چه دا د بینک انټرسټ نه دے او هغه به مونږ Implement کوؤ، د بینک په Interest کښے چه څه وی، د دے صوبے په Interest کښے چه څه وی، زمونږ دا ایمان دے او ان شاء الله تعالیٰ چه هغه به مونږ د دے صوبے او د دے بینک په Interest کښے به هغه فیصلے کوؤ۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب واجد علی خان وزیر جنگلات و ماحولیات 30 ستمبر 2011 تا اختتام اجلاس؛ جناب راجہ فیصل زمان صاحب، ایم پی اے 30 ستمبر 2011 کیلئے؛ جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے 30 ستمبر 2011 کیلئے؛ جناب ثناء اللہ خان میانخیل صاحب، ایم پی اے 30 ستمبر 2011 کیلئے؛ جناب محمد جاوید خان عباسی، ایم پی اے 30 ستمبر 2011 کیلئے؛ جناب عنایت اللہ جدون صاحب، ایم پی اے 30 ستمبر 2011 تا 3 اکتوبر 2011 کیلئے؛ جناب سید مرید کاظم شاہ صاحب ایم پی اے 30 ستمبر 2011 کیلئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: leave is granted.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آج آپ بڑے Relax mood میں ہیں، شکر ہے کہ آپ نے ہمیں اجازت دے دی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ 1996 میں اور 1998 میں جو لوگ برطرف کئے گئے ہیں، ان میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب، پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ 98-1996 میں جو ملازمین برطرف کئے گئے ہیں، مرکز نے ان کو بحال کر دیا ہے، سندھ نے بھی بحال کر دیا ہے، صرف ہمارے صوبے میں بڑی بے چینی ہے اور اس میں ہمارے علاقے کے لوگ بھی ہیں، سارے اور ہر طرف جب ہم جلسوں میں جاتے ہیں تو لوگ یہی کہتے ہیں کہ بھئی ہم کب بحال ہونگے ؟ تو گورنمنٹ کی توجہ چاہونگا کہ گورنمنٹ اس کے متعلق کیا، کب تک یہ کر دے گی؟ ہم اس پر کوئی تحریک التواء لائیں، کوئی قرارداد لائیں، کس پر گورنمنٹ کو، کہ ان کو کیسے ہم ریلیف دے سکتے ہیں تاکہ وہ اس کیلئے کوئی اعلان کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ڈیرہ مہربانی۔ لودھی صاحب نے جیسے فرمایا ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا ان کی بحالی کا، اور ہم نے جو Estimate لگایا، تقریباً ایک بلین روپے اس پر خرچہ آتا ہے، ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ مہربانی کر کے ہمیں پیسے دیئے جائیں تاکہ ان لوگوں کو بحال کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ سندھ میں انہوں نے بحال کئے ہیں، ہم نے گورنمنٹ لیول پر سندھ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابھی تک ہم نے اس کیلئے کمیٹی بھی نہیں بنائی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے کسی کو بحال نہیں کیا ہے، ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے۔ پنجاب نے بھی نہیں کیا ہے، بلوچستان نے تو کمیٹی بھی نہیں بنائی ہے، ہم نے یہاں پر کمیٹی بنائی ہے، اس کی تین چار میٹنگز بھی ہوئی ہیں، کیبنٹ میں بھی ڈسکس کیا گیا ہے۔ جب بھی وسائل نے جس وقت بھی اجازت دی تو ان شاء اللہ ان کو ضرور دوبارہ اپنی جگہوں پر بحال کریں گے مگر جب تک وسائل نہ ہوں تو ہم ایسے لوگوں کو کیسے بحال کر سکتے ہیں ؟ تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ حکومت اس پر غور کر رہی ہے، جب بھی موقع ملا ان شاء اللہ ضرور ان کو بحال کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اکرم خان درانی صاحب، پلیز۔

صوبہ خیبر پختونخوا میں لوڈ شیڈنگ

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ میں ایک اہم مسئلے پر جو کہ پورے صوبے کا ہے، آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہاں پر آپ دیکھیں گے کہ تقریباً لوڈ شیڈنگ واپڈا کی طرف سے گرمیوں میں بھی بہت زیادہ تھی اور ہمیں امید تھی کہ چونکہ ابھی پانی بھی زیادہ ہے، موسم بھی ٹھیک ہے، اس میں کچھ کمی آئے گی لیکن ایک ہفتے سے یہاں پر میرے خیال میں پشاور میں اور حیات آباد میں اور جدھر بھی، جو کہ ہمارے پچیس اضلاع ہیں اس سے جو لوگ فون کرتے ہیں، لوگ انتہائی تنگ آچکے ہیں اور وہاں پر جب بجلی آتی ہے تو اس میں پھر لوڈ کا بھی اس طرح ہوتا ہے کہ کبھی میرے خیال میں گھروں کے فریج بھی جل جاتے ہیں تو اس حوالے سے اگر گورنمنٹ کچھ توجہ دے اور یہاں پر چیف ایگزیکٹیو پیسکو سے بات کرلے، فیڈرل گورنمنٹ سے بات کرلے، پیداوار بھی ہماری ہے، یہاں پر صوبے میں اور پھر میں نے وہاں پر اسلام آباد اور جھنگ اس علاقے میں بھی جو ہمارے دوست ہیں، ادھر بھی فون کئے ہیں۔ میرے خیال میں بدترین لوڈ شیڈنگ جو ہے، وہ خیبر پختونخوا میں ہے اور جتنے بھی وہاں پر پنجاب کے اضلاع ہیں، ان میں اس قسم کی تکلیف نہیں ہے۔ ہماری انڈسٹریز مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں، کارخانے بند ہیں اور یہاں پر میرے خیال میں جب بجلی نہ ہو تو کوئی دکان کے اندر بھی بیٹھ نہیں سکتا، لوگ دکانیں بھی بند کرتے ہیں تو اس مسئلے کو میرے خیال میں صوبائی گورنمنٹ اہمیت دے اور جب پیداوار بھی ہماری ہے، کارخانے بھی ہمارے بند ہوں، چولہے بھی گھروں کے اندر بند ہوں اور لوڈ شیڈنگ ہو تو میرے خیال میں اس پورے خیبر پختونخوا کے ساتھ بہت زیادتی ہے اور خاص کر یہاں پر حیات آباد میں بھی ہم ایک ہفتے سے دیکھ رہے ہیں کہ جس گھر میں یو پی ایس یا کوئی جنریٹر کا انتظام نہیں ہے تو وہ سارے باہر روڈ پر پھرتے رہتے ہیں تو آپ سے گزارش ہے کہ گورنمنٹ اس کو خصوصی توجہ دے اور اس اہم مسئلے پر میرے خیال میں ایک خاص قسم کا Stand لینا چاہیئے کہ وہ مجبور ہوں اور اس صوبے میں ہمارے ساتھ جو زیادتی ہے، وہ نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر حیات خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سر، زه د دوئ دا خبره سیکنډ کوم، دوئ واقعی اهم مسئله اوچته کړې ده او د تیر هفتے، لس ورځو نه کلو کښے چه بنه مونږ او گورو نو د سوله گهنټو نه واخله تر اتلسو گهنټو پورے لوډ شیډنګ کیږی لگیا دے او په

دے وخت کښے خو مونږ دا Expect کوله چه په دیکښے به لږ کمے راځی خو که اوس مونږ گورو، دوئ وائی چه شارټ فال بیا سات هزار ته اورسیدو او لا نور Expectation هم دا دی چه په دیکښے به Increase کیږی او بیا نورو صوبو سره چه مونږ Compare کړو نو زما خیال دے زمونږ دے صوبے له ټولو کښے زیات زور ورکړے کیږی او دلته کښے زیات لوډ شیډنگ کیږی نو دغه حوالے سره پکار ده چه دا صوبائی حکومت د مرکزی حکومت سره دا خبره اوچته کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی خان پلیز۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، زمونږ هم دغه مسئله ده، د شپے نهه بجے بجلی لاړه شی او سحر سات بجے راشی، بیا آٹھ بجے لاړه شی۔ زه نن بارہ بجے رااووتم تر اوسه پورے نه وه راغلے۔ د څو شپو نه متواتر د شپے هم نه وی او د ورځے هم نه وی، ډیر سخت ظلم شروع دے، زیاتے دے او دا صرف زمونږ په دے صوبه کښے د پښتنو سره شروع دے او دا یوائے شبقدر کښے نه ده بلکه هغه بله ورځ زه ورسک روډ ته ورغلےووم، هغوی وئیل چه زمونږ دوه گهنټے بجلی نه وی او یو گهنټه وی، نو زه د دوئ نه تپوس کوم چه مونږ پښتنو سره دا ظلم زیاتے کیږی، پنجاب کښے لوډ شیډنگ نشته دے، بل ځائے کښے نشته دے، د دے صوبے پیداوار دے او دے صوبے سره ظلم کیږی نو پکار دا ده چه د دے معلومات اوشی، تپوس ترینه اوکړے شی چه پښتنو سره ظلم زیاتے مه کوئ؟ او دا دواړه پارټئ ناستے دی او خصوصاً جناب سپیکر صاحب خو شته دے نه، عبدالاکبر خان هم ناست دے، دوئ د هم په دیکښے کوشش اوکړی، مرکز کښے ئے حکومت دے او بیا د دوئ حکومت دے، دا پښتانه د عذاب نه خلاص کړئ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: انور خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: ستاسو په مرکز کښے حکومت دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انور خان کا مائیک آن کریں پلیز۔

محمد انور خان ایڈوکیٹ: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، د بجلئ د لوډ شیډنگ خبره کیږی، زمونږه دیر اپر کښے او دیر لوئر کښے د بجلئ چه کوم لوډ شیډنگ

روان دے، مونږ څو ځله دلته کښے چیف پیسکو سره ملاؤ شو او دلته د هغه ډسټریبیوشن منیجر سره ملاؤ شو او په مونږ باندے چه کوم لوډ شیډنګ دلته په سیټلډ ایریا کښے یا په ډاؤن ډسټرکټس کښے کیږی، د دے څلور چنده لوډ شیډنګ هلته بره کیږی او د هغے وجه دا بنائی چه یو ځل تاسو نیشنل ګرډ نه چه کوم لوډ شیډنګ کښے شامل وی، هغه یو ځل کیږی او بیا د تیمر ګرے ګرډ کمزورے دے، تاسو ته بجلی درځی، بیا هغه لوډ شیډنګ دے او بیا د چکدرے ګرډ کمزورے دے، یو هغه لوډ شیډنګ دے او بیا ستاسو د لائن مسئله ده، زه هغه بله ورځ، په دے ذمه دار فورم ولاړ یم، د بجلئ د یو زمه دار کس سره زما خبره کیده نو هغه دا خبره کوله چه یره د 30 تاریخ نه پس به تاسو اوګورئ د بجلئ حالات به بیا ټهیک شی، ما وئیل چه دا څنګه؟ نو هغه وئیل چه دا زمونږ کومے یونټے او چه کوم Consumption شوے وی او د ګرډ نه چه کوم تلی وی او هغه مخکښے د مارکیټ نه هغه پیسے نه وی راغلے نو هغه مونږ د دے ځائے نه لوډ شیډنګ اوکړو، چه هغه یونټے زمونږه Cover شی او دغه شان که تاسو اوګورئ، وولټیج چه په دیر کښے څومره کمزورے دے، په دیر کښے تاسو یقین اوکړئ 22 ګهنټے لوډ شیډنګ دے نو 22 ګهنټے لوډ شیډنګ چه په یو ځائے کښے وی او دوه ګهنټے بجلی راځی، دا لنډه خبره ده، زه پخپله هلته وومه او صرف پینځه منټو له بجلی وی، بجلی به راله پینځه منټو له او بیا به دومره کم وولټیج چه خلق ئے د فریجونو نه، خلق ئے د کور نور چه کوم سامانونه دی او د دے بجلئ لوډ شیډنګ جی، زه ستاسو په نوټس کښے یو خبره راولم، دا بجلی صرف د لائټ د پاره نه ده، نن که زمونږ په صوبه کښے کوم د Militancy نه زمونږ صوبه Affect کیږی، نن د فلډ نه زمونږ صوبه Affect کیږی، د دے بجلئ سره د ورکوټو کاروباری خلقو، د درزی، د ټیلر، د ویلډر، د هغه خلقو کمپیوټر، که ته دفتر ته لاړ شے نو پینځه ګهنټے به په دفتر کښے ناست ئے او تاته به وائی چه یره کار شوے دے خو بجلی نشته دے چه تاله د کمپیوټر نه پرنټ درکړم۔ که ته ټیلر له ورشے نو هغه ټیلر به چه شل جوړے ګنډلے نن هغه دوه جوړے نه شی ګنډلے، نن هغه ویلډر که چاته ټائر هم پنکچر شوے وی، په لار کښے به ولاړ وی چه یره ټائر په څه جوړ کړم، نو د ټائر ما سره دغه نشته دے۔ نو ټول مزدوران خلق

تباه و برباد شو، دا ډیره سیریس مسئله ده، دا صرف د لائټ او د ائرکنډیشن او یا د دے مسئله نه ده، دا خو ډیره سیریس مسئله ده، ټول غریب خلق چه په بجلئ باندے به ئے کار کولو، هغه خلق تباه و برباد شو او چه 22 گهنټے لوډ شیډنگ، زمونږه ټهیک ټهاک دلته کبنے او زه تاسو ته دا خبره په زمه واریٔ باندے کومه چه دا زمونږ د جمهوری حکومت، د عوامی نیشنل پارټئ، د پاکستان پیپلز پارټئ، د حکومت، د کولیشن گورنمنټ خلاف دا منظم سازش دے او دا خلق دغه کوی چه دا خلق په دے مجبوره شی، په مختلفو طریقو باندے، که نن مهنگائی ده هغه هم مصنوعی ده او که نن د بجلئ لوډ شیډنگ دے نو دا هم مصنوعی دے، د دے د ټهیک ټهاک دا فورم دغه واخلی او ذمه وار د رااوغواړی چه 22 گهنټے لوډ شیډنگ د کوم طرف نه راغلے دے؟ ډیره مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالستار خان پلیز۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں مختصر سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ایک میرے حلقے میں 24 اگست 2011 کو سگلو کندیا چاؤ کے مقام پر ایک سیلابی ریلہ آیا ہے جس میں 62 لوگ مر گئے ہیں اور وہاں کی وہ پوری بستی اجڑ گئی ہے جس کی وجہ سے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالستار صاحب! پہلے اس پر بحث کر لیں، اس کے بعد آپ کو۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: اس طرف میں آتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

جناب عبدالستار خان: سر، میں اس پر بھی آتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ دونوں Separated matters ہیں، یہ دونوں Separate ہیں۔ پہلے اسی لوڈ شیڈنگ پر اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو بحث کر لیں، اگر نہیں تو پھر میں آپ کو بعد میں ٹائم دے دونگا کیونکہ پھر یہ Mix ہو جائے گا۔

جناب عبدالستار خان: میں اپنی ایک بات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، Go ahead۔

جناب عبدالستار خان: میں مشکور ہوں جناب وزیر اعلیٰ صاحب اور بشیر صاحب کا کہ وہ آئے کندیا کے مقام پر، حالانکہ میں موجود نہیں تھا۔ انہوں نے وہاں پہ لوگوں کی مدد کی لیکن ایک بات جو میرے سامنے

آئی ہے، میری قوم کی طرف سے یقیناً اس وقت پورے ملک میں یہ کندیا کے لوگ بڑے پریشان ہیں وہ اس وقت بدترین سیلاب میں ہیں، ان کا سارا انفراسٹرکچر، روڈ، سکول، ہسپتال وغیرہ وغیرہ یہ سارے ختم ہوئے ہیں اور اس وقت ہمارے صوبے میں سب سے زیادہ مشکلات، میں سمجھتا ہوں کہ یہ کندیا کے لوگ ہیں، یقیناً ان کو جو مالی معاوضہ دیا گیا ہے، وہ ایک لاکھ روپے دیا گیا ہے حالانکہ ڈیزاسٹر پالیسی کے مطابق جو بندہ سیلاب میں مرتا ہے، ان کو تین تین لاکھ روپے دیا جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ بشیر صاحب گورنمنٹ کی طرف سے اس کو یقین دہانی کرائیں کہ ان کو تین تین لاکھ روپے جو پالیسی کے مطابق ہے، ایک۔ دوسری بات، حالانکہ میں اس بات کو سمجھتا ہوں کہ سیکرٹری صاحب اٹھے ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پہ جب اسمبلی کی بزنس رولز کے خلاف جا رہی ہو تو پوائنٹ آف آرڈر اس وقت ہوتا ہے لیکن میں اس پوائنٹ آف آرڈر کو ایک اہم مسئلے پر لینا چاہتا ہوں۔ آج کوہستان میں عوامی طور پر ایک فیصلہ ہوا ہے جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ چاہوں گا، آج پورے کوہستان کے عوام اٹھے ہیں، سڑکوں پر آئے ہیں، یقیناً آپ کے علم میں ہے، پورے ہاؤس کے ممبران کو اس بارے میں علم ہے، میں وقتاً فوقتاً بھاشا ڈیم کا حوالہ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں، بھاشا ڈیم کی جو زمین ہے، وہاں پہ جو کنٹریکٹر کالونی کیلئے زمین لی جاتی ہے، اس کی Payment آج تک ہمارے ان مالکان کو نہیں کی گئی ہے، واپڈا کی طرف سے اور فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے، حالانکہ اس کے ساتھ ناردرن ایریاز کے تمام لوگوں کو Payment شروع ہو گئی ہے جس کی وجہ سے کوہستان کے لوگ آج احتجاج پہ ہیں، روڈ پہ آئے ہیں۔ دوسری بات جو آٹھ کلومیٹر Disputed area ہے جو ہمیں علم ہوا ہے کہ اس میں ناردرن ایریاز کے لوگوں کو واپڈا نے، فیڈرل گورنمنٹ نے صوبہ خیبر پختونخوا کا جو حصہ ہے، آٹھ کلومیٹر ایریا، اس کی پیمائش کر کے ان کو Payment کی گئی ہے۔ اس مسئلے میں ہماری قوم سڑکوں پہ آئی ہے اور یقیناً یہ ہمارے صوبے کا بہت بڑا احتجاج ہوگا، بہت بڑی تحریک ہوگی جس پر میں نے کئی بار اس ہاؤس کی توجہ چاہی کہ آپ Jointly اس مسئلے میں ایک مضبوط موقف اختیار کریں کیونکہ یہ کوہستان کی بات نہیں ہے، یہ ہمارے ہزارہ ڈویژن کی بات نہیں ہے، یہ ہمارے پورے صوبے کی بات ہے اور مستقبل میں ہم یہ سمجھتے ہیں، پارلیمنٹیرین کی حیثیت اور ایک ممبر صوبائی اسمبلی کی حیثیت سے، آپ کے ایک کارکن کی حیثیت سے کہ اس وقت صوبے کا سب سے بڑا مفاد بھاشا ڈیم ہے۔ اگر ہم اس بھاشا ڈیم سے محروم رہیں گے، ہم اپنے حقوق کو چھوڑیں گے تو یقیناً یہ بہت بڑی زیادتی ہوگی۔ تو میں تمام ہاؤس کے ممبران سے اپیل کرتا ہوں اور اس میڈیا کے لوگوں

سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر اس بار یہ ہمارے کوہستان کی قوم اٹھی، وہاں پر لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کا مسئلہ پیدا ہوا، ہمارے حقوق کو سلب کرنے کی بات کی گئی، واپڈا کی طرف سے ہمارے مفادات متاثر کرنے کی کوشش کی گئی، وہ ہمارے ساتھ فریق ہے، ناردرن ایریا کی عدلیہ بھی فریق ہے، ایڈمنسٹریشن بھی فریق ہے، ان کی اسمبلی بھی فریق ہے، اس بار اگر اس احتجاج میں کوئی قتل وغارت ہوئی، لوگوں نے کے کے ایچ بلاک کر دیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری واپڈا پر ہوگی اور مرکزی گورنمنٹ پر ہوگی۔ میں آپ سے یہی اپیل کروں گا کہ اس اصولی بات پر کوہستان کے لوگوں کا ساتھ بھی دینا ہے، تمام خیبر پختونخوا کے لوگوں نے بھی دینا ہے، اس اسمبلی نے بھی دینا ہے اور یقیناً یہ میری آخری سپیچ ہو، آپ کے سامنے ایک بات میں نے رکھی ہے، میں آج اپنی قوم کے پاس جاتا ہوں، انہوں نے آج ڈیڈلائن دی ہے کہ ہم کے کے ایچ کو بلاک کر دیں گے مستقل طور پر، اور یقیناً خون ریزی کا بھی خطرہ ہے ان لوگوں کے درمیان اور ہمارے درمیان، تو میری گزارش ہے کہ اس پر Jointly ایک ریزولیوشن، ایک مضبوط موقف سامنے رکھیں کیونکہ یہ ہمارے مفاد میں ہے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Ji, Waqar Sahib.

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زما آنریبل ایم پی اے، زما ورور انور خان چه کومے خبرے اوکړے د بجلئ د لوډ شیډنگ په حواله، هغه زه فوری طور سیکنډ کومه۔ جناب سپیکر صاحب، په سوات کښے خو د بجلئ د لوډ شیډنگ سره سره د وولټیج دومره مسئله ده چه هلته کښے کله بجلی لاړه شی او بیا راځی نو چه زما چه کوم کبل ایریا ده، تحصیل کبل ایریا نو په 24 گھنټو کښے دس منټ بجلی وی، چه مونږ ټیوس اوکړو د گرډ نه نو هغوی وائی چه د لاندے نه بند ده، دا د مردان نه بنده ده، د لوډ شیډنگ نه۔ بیا چه د مردان نه راشی نو چکدره ئے بنده کړی او چه چکدرے نه راشی نو زمونږ هغه گرډ سټیشن په دهشت گردئ کښے الوتے وو، په هغے کښے یو ټراسفارمر خراب دے او تر اوسه پورے هغه ټراسفارمر نه دے راغلے نو د هغے په وجه باندے مکمل سوات داسے متاثره شوے دے چه په مخه ټرانسفارمرے هم سوزی او د هغے بیا د Repair هم مسئله وی او خلق دومره خلے له راغلی دی، د اوبو مسئله ده، د هر څه مسئله ده نو زما دے خپل حکومت ته خواست دے، ستاسو د چیئر د طرف نه چه مهربانی اوکړی او د فیډرل گورنمنټ سره دا خبره فوری طور په هنگامی

بنیادونو باندے اوچته کړی۔ سوات چه دے نو هغه اول د دهشت گردئ خلاف دغه شوے وو، بیا پړے سیلاب راغے او اوس یو داسے سیلاب راراوان دے د بجلئ د لوډ شیډنګ چه هغه خلق کومے پروپیګنډے په مونږه پسے کوی نو هغه مونږ په دے آنریبل هاؤس کښے نه شو بیانولے۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: غلام محمد صاحب۔

جناب غلام محمد: شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مختصر پلیز، ٹائم دیکھ کر۔

جناب غلام محمد: نہیں، میں مختصر کرتا ہوں جی۔ شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ٹائم دیا۔ ابھی میرے دوست جو ہیں، یہ سب کہتے ہیں کہ ہمیں چھ گھنٹے لوڈ شیڈ نگ ہوتی ہے، کوئی کہتا ہے کہ آٹھ گھنٹے لوڈ شیڈ نگ ہوتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چترال میں بجلی نام کی کوئی چیز نہیں ہے، حالانکہ چترال قدرتی وسائل سے مالا مال ہے، خاص کر پراپر چترال میں بجلی نام کی کوئی چیز نہیں (تالیاں) ہے۔ اب میں گورنمنٹ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ کم از کم جہاں قدرتی وسائل ہیں، پانی موجود ہے تو وہاں بجلی گھر بنائے جائیں۔ اگر چترال کیلئے اپنے قدرتی وسائل بھی ہیں، اس کے باوجود نیشنل گرڈ سے میرے خیال میں شیر پاؤ صاحب کے دور میں 1988 میں کروڑوں روپے خرچ کر کے لائن پہنچائی گئی ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ بجلی ہے ہی نہیں۔ میں ان کو درخواست کرتا ہوں، یہ کہتے ہیں کہ ہمیں دو گھنٹوں کیلئے بجلی نہیں دی جاتی، میں کہتا ہوں کہ ہمارے پاس 22 سے 23 گھنٹے بجلی نہیں ہے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ډیره مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د ټولو دا یو مسئله ده کنه، لوډ شیډنګ دے، بس هغوی تقریر کوی، جواب به درکړی کنه۔

وزیر اطلاعات: جانان خان! جانان خان! ستا به زه خصوصی نوم واخلمه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا جواب سن لیں، اگر پھر کوئی بات ہو تو دیدیں۔ میاں افتخار صاحب، پلیز۔

وزیر اطلاعات: زه جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیر مشکور یم۔ د مسئلے د اهمیت په بنیاد درانی صاحب چه څنګه اوفرمائیل، سکندر شیرپاؤ صاحب چه څنګه اوفرمائیل، محمد علی صاحب، انورخان، ستار خان، وقار خان، غلام محمد او د نورو ملګرو خواهش هم وو، جانان خان! د هر چا خواهش وی، د ټولو تقریباً یو رنګ مسئله ده او دیکښے شک نشته چه د واپډے د لاسه که څوک د عذاب خبره کوی او د سره سړے سړی ته آزار کوی چه خدائے د واپډے ته حواله کړه نو د دے نه به غټه بد دعا بله نه وی۔ دیکښے شک نشته دے چه دا څومره خبرے شوے دی، دا ډیرے کمے خبرے شوے دی او د واپډے د لاسه خلق تنګ هم دی او څه منصوبه ئے هم نشته۔ بیا زمونږ د صوبے سره چه کوم زیاتے دے، د هغے بنیاد د نورو نه لږ بدل په دے وجه دے چه دوئ مونږ سره، دلته دا پیسکو ده او هغه ټیسکو ده، قبائل هسے هم مونږ او دوئ یو بل سره یو ځائے نه ګڼړی خو چه د بجلئ خبره راشی نو مونږ یو ځائے ګڼړی، د بجلئ د ټیسکو په حواله چه څومره دلته نه د پیسو یا د بجلئ د کمی، د Loss والا خبره وی، هغه ټول زمونږ نه پوره کوی او چه کله مونږ ورته وایو چه قبائل او مونږ یو یو نو دوئ وائی، انتظامی طور خو جدا یئ نو په تاوان کښے ئے راسره یو کړی دی او چه د پښتو او د غیرت خبره راشی بیا ئے رانه جدا کوی، لهذا په دے بنیاد د واپډے دا امتیازی سلوک چه کوم دے، مونږ ئے په دے بنیاد هم مذمت کوؤ چه ته ما سره زما حساب اوکړه، زما د صوبے حساب اوکړه، د پیسو په حواله زما حساب اوکړه، زما د حق حساب اوکړه او چه زه ډیرے خبرے کوم، دا خبره رانه هیره نه شی چه د دے ځائے چیف ایګزیکټیو په هر قیمت راغوښتل غواړی، دا خبره کلیئر کول غواړی ځکه چه دا په دے بنیاد که مونږ هر څومره سوالونه او جوابونه اوکړو، د دے نه سخت وخت راروان دے چه مونږ Convince کړی چه څنګه سخت وخت دے او په څه بنیاد سخت وخت دے؟ بجلی کمه شوه، اوبه کمے شوے که نه ډیمونه چرته یوړلے شو، داسے څه خبره ترمینځه راغله؟ او پکار خو دا ده چه که ټول پاکستان کښے لوډشیډنګ وی نو د دے Justification شته خو زما صوبه کښے چه لوډشیډنګ دے، د دے هډو Justification نشته۔ زه چه اوس هم څومره بجلی پیدا کوم او خپل اتلسم ترمیم ته ګورو، د پاکستان آئین ته ګورو چه چرته کوم

وسائل پیدا کیږی، په هغه وسائلو باندے د هغه صوبے اختیار وی نو دا بجلی زمونږ په دے خاوره کښے پیدا کیږی نو بیا د دے د اختیار په بنیاد چه کم سے کم که هغه مکمل اختیار نه راکوی نو چه زما کوم ضرورت دے نو هغه بجلی د ماله راکړی او چه زما نه زیاته شی نو بیا د ټول پاکستان له ورکړی خیر دے۔ دا زمونږ ملک دے خو که چرته ماله زما د خپلے حصے بجلی نه راکوی او دے هغلته په تیلو باندے بجلی جوړوی او زما د اوبو د بجلئ سره ئے یو ځائے کوی، چه زما په دوه روپئ باندے او په یو روپئ یونټ جوړیږی، هغلته په لس او په دولس روپئ جوړیږی، هغے سره ئے یو ځائے کوی نو زما د یوے روپئ یونټ هم په ما باندے په دولس خرڅوی او د هغے په حساب باندے په ما باندے لوډ شیډنگ هم کوی، لهذا د واپډے په وجه دا چه دلته څومره تکلیف دے، ټول د واپډے د وجے نه دے او واپډا داسے په هوا کښے نه ده، هغه د مرکزی حکومت د لاندے ده، هغه د هغوی یو اداره ده او مونږ په دے صوبائی اسمبلئ کښے د نن نه که ستاسو یاد شی نو کال یو نیم کال مخکښے هم دا خبره کړے ده او مونږ د مرکزی حکومت چه د هغوی وزیر یو ځل نیم وئیلی وو چه لوډ شیډنگ به ختم شی، د هغے نه پس بنه ده چه هغه بیا وئیلی نه دی ځکه د هغے نه پس لوډ شیډنگ نور هم سیوا شو نو مرکزی وزیر چه زمونږ خپل حکومت دے، د هغوی په نوټس کښے هم راوستل غواړو چه د دے صوبے دا خلق نور دا ظلم برداشت کولے نه شی، دا زیاتے برداشت کولے نه شی۔ دلته د اپوزیشن او د حکومت آواز په دے مسئله کښے یو دے، مونږ بالکل دلته او زمونږ کاروبارونه ختم شو، د کورونو بجلی نشته، د کارخانو بجلی د کوم ځائے نه راشی او د غلام محمد دا خبره خو مے د ټولو نه زیاته خوښه شوه۔ اوس خو خلق داسے نه وائی چه بجلی لاړه، اوس خلق وائی چه بجلی راغله ځکه چه هغه کله کله راځی، ځی خو هر وخت، د بجلئ د تلو خو هډو څه مسئله نشته دے او بیا پکښے ستار خان ورور وائی چه د بهاشا مسئله اوچیږئ، نو وائی هغه یو ښځے خاوند ته وئیل چه ماله نتکئ راوړه نو هغه ورته وئیل زه درنه پوزه پریکوم او ته رانه نتکئ غواړے-----

<u>ایک آواز:</u> اردو میں بیان کریں۔

وزیر اطلاعات: اس کو اردو میں سمجھانا بڑا مشکل ہے (قہقہہ) میں آپ کو اردو میں سمجھا لیتا ہوں لیکن یہ عجیب سی۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: منسٹر صاحب، آپ اردو کے امیر ہیں۔

وزیر اطلاعات: نہیں، میں اردو کا امیر ہوں لیکن آپ کو سمجھانے میں میں غریب ہوں۔۔۔۔۔

ایک آواز: ان کو بعد میں سمجھائیں۔

وزیر اطلاعات: ہاں، یہ بات میں اکیلے سمجھا دوں گا۔۔۔۔۔

(قہقہہ، تالیاں)

وزیر اطلاعات: نو جناب سپیکر صاحب، مونږ د دے اسمبلئ په وساطت او د دے په ځائے چه د اپوزیشن یا د حکومت نه، دا نه ده چه درانی صاحب یا سکندر صاحب یا دا زما ملګری چه په اپوزیشن کښے دی یا د حکومت د طرف نه زه جواب ورکوم، دوئ هم د عوامو مسئله اوچته کړے ده او زه هم عوامی جواب ورکوم او مونږ په دے خبره کښے یو یو، مونږ نه د شیډول خلاف لوډشیډنګ برداشت کولے شو، دا د واپډے لا بله طریقه ده، دا واپډا خدائے خبر چه د دے پاکستان اداره ده هم او که دا د چا په اشارو چلیږی؟ چه ما سره دے د شیډول اعلان اوکړی نو د شیډول نه خلاف لوډشیډنګ څنګه کوی او په کوم بنیاد باندے ئے کوی؟ لهذا دا لوډشیډنګ ناروا دے او بیا د شیډول خلاف لوډشیډنګ د هغے نه زیات ناروا دے۔ بیا بجلی زما په دے زمکه پیدا کیږی، زما حق دے او نه ئے راکوی، دا د هغے نه ناروا ده۔ بیا زما د زمکے بجلی چه ارزانه ده او د تیلو د بجلئ سره ئے شاملوی، په ما ئے ګرانه خرڅوی، دا د هغے دپاسه ظلم دے۔ دا د آئین او د اتلسم ترمیم خلاف ورزی ده چه نن په پاکستان کښے دا کوم کار روان دے، پکار ده چه مرکز ئے هم نوټس واخلی او زر تر زره چیف ایګزیکټیو هم رااوغوښتے شی او د اسمبلئ دا ټول ممبران د هغوی مخے ته کښینوئ چه مونږ په دے خبره باندے ځان مطمئن کړو خو د دے هر څه اطمینان نه باوجود هم مونږ دے دوران کښے دا نه منو چه لوډشیډنګ به وی او د شیډول خلاف لوډشیډنګ په هیڅ قیمت نه منو او دا خبره چه په ما (تالیاں) باندے به پردئ خبره راړوی، هغه هم ورسره نه منو۔ په دے دوران کښے د بهاشا

په حواله خبره اوشوه، يقيناً چه زمونږ د صوبے خبره وی، چونکه ستار صاحب نے جو بات کی اس حوالے سے کہ بھاشا ڈیم، ہم تو چاہتے ہیں کہ بڑے بڑے ڈیم بنیں اور یہی ہماری گزارش تھی اور بہت قبل ہم کہہ چکے ہیں کہ آپ ایسے غیر متنازعہ ڈیم بنائیں، یہ بجلی کی جو Shortage ہے، وہ ختم ہو لیکن لوگوں نے ارادتاً اس ڈیم کو بنانے نہیں دیا اور لوگوں نے بنانا بھی نہیں چاہا اور اب جو بنانے کا وقت آیا تو اس کو متنازعہ بنا رہے ہیں، لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ جو حق ہمارا بنتا ہے اس میں Discrimination نہیں ہونی چاہیئے۔ ہم اسی بھاشا ڈیم کے حوالے سے جو صوبے کا حق بھی بنتا ہے، ہم ایک پیسہ بھی چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہیں، ہم اپنا حق لیکر رہیں گے (تالیاں) اور اپنے صوبے کے حق کی بنیاد پر آئی پی سی میں میں خود گیا ہوں، میں نے یہ کیس وہاں پہ Tackle کیا ہے۔ سی سی آئی میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب گئے ہیں، انہوں نے بھی Tackle کیا ہے، ڈیڑھ سال قبل ہم نے اسمبلی کے فلور پہ بھی کہا ہے، اس کیلئے ایک منظم طریقے سے ایک قرارداد بھی ہونی چاہیئے کہ ہم مشترکہ قرارداد بھی لیکر آئیں اور ساتھ یہ بھی ہونا چاہیئے کہ آپ انسٹرکشنز دیں، ایک وقت دیں کہ یہ ہمارے چیف ایگزیکٹیو یہاں بھی آئیں اور اگر ہمارے چیف ایگزیکٹیو کا بس نہیں چلتا اور وہ ہم کو اسلام آباد کی بات کہہ کر کہ وہاں سے بند ہوتی ہے تو پھر اسلام آباد کے لوگوں کو بھی بلایا جائے کہ ہمارے حق کو اسلام آباد میں کیوں قید رکھا گیا ہے؟ اگر ہماری بجلی ہے تو یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ پہلے لاہور جائے اور وہاں سے آتے آتے راستے میں کوئی روک دے، لہذا شیڈول کے خلاف اگر اسلام آباد میں روکی جاتی ہے تو بھی خلاف ورزی ہے، لاہور میں روکی جاتی ہے تو بھی خلاف ورزی ہے، پشاور میں اور ہمارے ہاں روکی جاتی ہے تو بھی خلاف ورزی ہے۔ اگر پشاور والوں کا بس نہیں چلتا تو ساتھ میں اسلام آباد والوں کو بھی انسٹرکشنز دیں کہ یہاں پہ آکر اکٹھے بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالیں، اس کے بغیر ہمارے پاس کوئی اور چارہ نہیں ہے۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میاں صاحب! دے نه مخکښے په دے باندے ډیر میټنګونه شوی دی، ما هم Preside کړی دی پکښے او چیف ایګزیکټیو محمد ولی صاحب هم راغلے دے، سپیکر صاحب هم کړی دی بلکه رحیم داد خان زمونږ سینئر منسټر صاحب دے، هغوی په فلور باندے دا Commitment کړے وو، نن شته دے نه چه یره زه به هغه وخت کښے، هغه بل ایکس منسټر وو څه نوم ئے وو؟ نوم ئے رانه هیر شو، وفاقی وزیر چه هغوی به راولم. خبره داسے ده، تاسو دا اوښایئ چه ستاسو حکومت د دے د پاره څه Step واغستو؟ په اسمبلئ کښے خو مونږ

میټینګونه هم کوؤ، مونږ ریزولیوشن هم پاس کوؤ، هغه عملی جامه زمونږ وزیراعلیٰ صاحب یا تاسو چه وزیراعظم صاحب سره یا صدر صاحب سره په دے باندے خبره اوکړه؟ لکه په دے څیز باندے تاسو خبره اوکړه څه خبره اوکړه (تالیاں)
ځکه چه میټنګ به مونږ سبا رااوغواړو، بیا به هم دغه خبره جوړه شی۔ محمد ولی صاحب به راشی، هغوی به خپل شکایتونه اوکړی، هغوی به خپل Grievances ستاسو په ګورنمنټ باندے دغه کړی، بل دا ده چه فیډرل ګورنمنټ کښے چه ستاسو حکومت دے، مشترکه اتحادی ګورنمنټ دے، (تالیاں)
په دے باندے یو Serious step اغستل پکار دی او قوم ته ښودل پکار دی چه یره مونږه دا اوکړل۔ په دے باندے تاسو څه خبره اوکړئ۔

<u>*وزیراطلاعات:*</u> بالکل سپیکر صاحب، تاسو بیخی زمونږ د زړه ترجمانی اوکړه ځکه ما د هغے ډیر په اشاره خپله خبره اوکړه چه آئی پی سی کښے هم ما دا خبره اوچته کړے ده چه انټر پراونشل کوآرډینیشن، دا به هلته مونږ خپلو کښے کښینو، ما په شد او مد دا خبره کړے ده۔ بیا د دے واپډے چه دلته نن چیف ایګزیکټیو دے، دوئ هم په لاهور کښے د آئی پی سی میټنګ وو، هغے ته مونږ راغوښتے دے، ټوله واپډا مو راغوښتے ده، وزیر اعلیٰ صاحب د سی سی آئی په فلور باندے هم دا اوچته کړے ده۔ اوس سوال دا دے چه د وزیر اعلیٰ صاحب په لیول هم خبره اوشی، زما او د آئی پی سی د دے ځائے نه زه نمائندګی کوم، د هغے په لیول هم خبره اوشی، تاسو اووئیل چه یره رحیم داد خان زمونږ سینئر وزیر دے او هغوی دلته د وزیر خبره کړے وه ځکه ما ارادتاً او نه کړه، چه هغوی کړے وه او هغه Commitment چه کوم پورا نه شو، هغه مرکزی وزیر چه کوم رانغلو نو لهذا ما د احترام په بنیاد د دے خبرے دوباره هغه الفاظ بیان نکړل، پکار دا ده چه د اسمبلئ هغه خبره پرته ده، دا زه نه وایم، زه ځکه نه وایم چه زما سینئر وزیر وئیلی دی او چه زه وایم نو دا زما خوله وړه ده، هغوی وئیلی دی هغه خبره د پورا شی۔ رحیم داد خان وئیلی دی چه د دے ځائے او د واپډے ذمه دار خلق به راوستل غواړی، هغه د هم پورا شی او بالکل د اسمبلئ دا زور او ستاسو دا خبره مونږ اوچته کړے هم ده خو حل کړے ئے نه ده۔ دا هم تاسو سره مونږ شیئر کړه، زمونږ مرکزی حکومت هم خپل دے، د بدقسمتئ نه د مرکزی

حکومت مسئلے او بیا نن سبا چه کومے تازه مسئلے دی، قوم نه نورے خبرے هیرے شوی دی، ساعت په ساعت مونږ په نوے نوے مسئلو کښے وردننه کیږو خو زما خپل خیال دا دے چه دا ټولے مسئلے په خپل ځائے دی خو د واپډے تباهی چه کومه ده نو دا په خپل ځائے ده، دا خپله یو غټه اژدها ده، ټولے مسئلے په خپل خپل ځائے Face کول غواړی خو دا نه چه د دهشتگردئ خبره کوم نو په دیکښے به واپډا هیریږی، دا نه چه زه به د امریکے د طرف خبره کوم چه هغوی یو خبره کړے ده، جواب به ورکوم، ما نه د واپډے خبره هیریږی، دا ټولے خبرے به کوؤ خو عوامی مسئله چه کومه ده نو هغه بنیادی طور د بجلئ ده، د عوامو ده۔ سی ایم صاحب حق ادا کړے دے، ما حق ادا کړے دے او مرکز ته مو وئیلی دی که په دے حق کښے کوتاهی شوی وی، مونږ به یو ځل بیا خپل حق ادا کوؤ او د دے اسمبلئ په فلور باندے به وایو او دا چه ما د قرارداد خبره اوکړه سپیکر صاحب، نو وزیران یا حکومت د قرارداد خبره ډیره کمه کوی، ما هم په دے بنیاد باندے خبره اوکړه چه زه ځان وزیر په دیکښے کم ګڼړم عوامی نمائنده زیات ځان ګڼړم چه په دے ځائے کښے یو ښه Forceful د قرارداد په بنیاد خبره اوچته شی او تاسو خپل رولنګ ورکړئ او هغه د سینئر وزیر صاحب Commitment هم پورا کړئ او ورسره دا اوسنے چیف ایګزیکټیو هم راولئ او په شریکه به کښینو او دا خبره به سر ته اورسوؤ۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> محترم سپیکر صاحب، زه یو تجویز صوبائی ګورنمنټ ته ورکوم، چونکه دا په ما باندے هم تیر شوی وو او یو وخت زمونږ په ګورنمنټ کښے داسے حالات جوړ شوے وو لکه څنګه چه صوبائی ګورنمنټ پخپله باندے وائی چه واپډا ډیر زیاتے کوی۔ دلته حاضر سروس بریګیډیر وو، چیف ایګزیکټو په دے پراونس کښے، چه مونږ تنګ شو نو هغه ما رااوغښتو او په دوه الفاظو سره ما خبره اوکړه۔ ما بریګیډیئر صاحب ته اووئیل چه صرف د نن نه بعد، زه خپل ایډمنسټریشن ته وایم چه که ستا په دفتر باندے عوام درځی نو زه به ستا نه په پولیس باندے هغه نه منع کوم او که چرته هم جلسه جلوس راځی د لوډ شیډنګ او د بجلئ خلاف نو دیکښے به زمونږ د پراونس پولیس، ډسټرکټ

ایډمنسټریشن به د واپډے سره هیڅ قسم تعاون نه کوی، دوئ د سبا ته چیف ایګزیکټیو راا غواړی، هم دے چیف منسټر هاؤس ته او په لنډو الفاظو کښے د دا خبره ورته اوکړی۔ میاں صاحب! که ما ته توجه راکړئ ستاسو خبره کوم، صرف دومره خبره چه سبا چیف ایګزیکټیو راا وغواړئ او ورته اووایئ چه نور نه شو برداشت کولے ، دا خبره د حد نه سیوا شوے ده۔ چیف ایګزیکټیو صاحب، مونږ ستا سره صوبائی حکومت هیڅ کله، که دا عوام راا وځی، تا سره به مونږ هیڅ قسم تعاون نه کوؤ که هغوی ستا دفتر ماتوی که هغوی ستا تارونه اوړی۔ زما خیال دے دا چیف ایګزیکټیو صاحب به هم په دے خبره باندے چرته هم تیر نه شی او صرف دا چه څنګه میاں صاحب دلته زمونږ د جذباتو او د هاؤس ترجمانی اوکړه، په دے انداز که دوئ چیف ایګزیکټیو راا وغواړی او که سی ایم صاحب ئے راا وغواړی چه سبا چیف ایګزیکټیو راا وغواړئ چه دا صوبه نور ظلم نه شی برداشت کولے ، مونږ تا سره هیڅ قسم تعاون نه کوؤ او ته به بجلی چه ده نو دا مونږ باندے زیاتے دے۔ دا یو تجویز دے د عمل والا او زما ډیر په ادب سره دا ګورنمنټ نه هم په دے انداز باندے التجاء ده چه دوئ به په دے انداز باندے هغه راا وغواړی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب، پلیز۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر! میں مشکور ہوں، یہاں پہ کافی تجاویز اس سلسلے میں آ چکی ہیں، میری گزارش ہے کہ ایک تو 18th amendment کے بعد یہ کنکرنٹ لسٹ سے نکل کر فیڈرل لسٹ میں چلا گیا ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ چیف ایگزیکٹیو ایک تو Government functionary ہے، اگر اس کو ہم بلاتے ہیں، میرے خیال میں وہ Due for retirement ہے، اس سٹیج سے ہم یہ Expect کرتے ہیں کہ وہ کوئی انقلابی اقدامات اٹھائے گا تو میرے خیال میں ایسا ہے کہ شاید یہ Possible نہ ہو۔ میری گزارش یہ ہے کہ اصل آجکل جو ایشو ہے، ساڑھے آٹھ ہزار میگاواٹ کا شارٹ فال ہے، 210 ارب IPPs کے بقایاجات ہیں، KAPCO اور HUBCO کی Capacity اگر پانچ ہزار یا چھ ہزار ہے، کسی نے بارہ سو پہ Curtail کیا ہے کسی نے پندرہ سو پہ، اگر ہم ریزولیوشن لاتے ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ سے، کیونکہ باقی تو لمبی باتیں ہیں، اگر ان سے ہم یہی کہیں کہ مہربانی کر کے IPPs کے ساتھ جو آپ کا یہ تنازعہ ہے، اس کو جلد از جلد حل کریں تاکہ کم از کم صوبے کو اگر کوئی اوپر سے جنریشن ہو گی تو ریلیف ملے گی۔ جب جنریشن

ہی نہ ہو اور پانچ ہزار کی بجائے وہ پندرہ سو Generate کرتے ہیں، میرے خیال میں تو اصل ایشو یہ ہے کہ اس پہ ایک قرار داد لے آئیں اور فیڈرل گورنمنٹ کو بھیج دیں تاکہ یہ تنازعہ جلد حل ہو جائے۔

وزیر اطلاعات: اسرار صاحب چه کومه خبره اوکړه، خبره هم داسے ده خو ځکه مونږ خپله خبره په دے بنیاد ایږدو چه مرکزی حکومت باندے په دے خبره پریشر راځی نو هغه به مسئله حل کوی. مونږ د دے نوعیت چه کوم دوئ اعداد و شمار ښائی، په هغه اعداد و شمار دا څو څو ځله مونږ سره Share شوے ده، مونږ ته ئے په میټنګونو کښے وئیلی هم دی، د دے خبرے مطلب دا دے چه بالکل د دوئ دا خبره جائزه هم ده چه اصلی مرض هلته دے خو چه اوس هغه مرض دومره اوږد شو چه د کینسر شکل ئے اختیار کړو نو پکار خو دا ده چه دا حل شوے وے، نو مرکزی حکومت هم زمونږ دے، داسے نه چه زه ئے بل چا ته وایم، دا مونږ ځان ته وایو خو خپله مسئله مخے ته ایږدو. د درانی صاحب الفاظ او چونکه درانی صاحب لږ سخت سړے دے او زه خو میاں یم لږ ګزارے والا یم، اکثر چه دوئ ما ته وائی چه ته وایئے چه الفاظ نرم کړه او ځان له ئے رااوغواړئ، یقیناً چه تاسو ئے هم رااوغواړئ، دا خبره به مونږ په خپله طریقه باندے چه څنګه د پښتو په حساب کول غواړی، مونږ به ئے اوکړو خو دے ځائے کښے یو خبره زه بله هم کوم، زه ریکویسټ کوم چه مونږ په قومی اسمبلئ کښے هم خپل ملګری لرو او په سینټ کښے هم خپل ملګری لرو، پکار دا ده چه مونږ خپل خپل ملګری د دے صوبے نه چه زمونږ کومه نمائندګی ده، بشمول د فاټا چه هغوی هغلته خپل Lobying هم اوکړی او هغوی د هم هلته دا خبره اوچته کړی ځکه چه زمونږه نمائندګان دی او دے صوبے ته یو پرابلم دے، زمونږ د اسمبلئ د ووټ په ذریعه دا سینټران تلی دی او د قومی اسمبلئ ممبران د دے قوم په ووټ تلی دی نو دا داسے نه ده چه یواځے د دے اسمبلئ ډیوټی ده، دا د هغوی هم ډیوټی جوړیږی نو مونږ هغوی ته هم یادداشت ورکوؤ چه تاسو د قومی اسمبلئ په فلور ئے هم رااوچته کړئ او د سینټ په فلور ئے هم رااوچته کړئ او یقیناً سی ایم صاحب چه څنګه دوئ وائی مونږ د حکومت د طرف نه دا Commitment کوؤ چه سی ایم صاحب به هم چیف ایګزیکټیو رااوغواړی خو تاسو به د خپل سمی په بنیاد رااوغواړئ چه دا خلق او ملګری کښیناستل، تاسو وایئ چه دا خو ئے څو ځل

وئیلی دی، دا یوه خبره چه په راتلونکی وخت کښے به دے نه وائی چه مشکل حالات راځی، مونږ ځان Convince کول غواړو چه دا مشکل څه دے ، لکه په څه بنیاد دے ؟ که ته ئے ما نه په دے بنیاد غواړے چه خلق په فلانکی فلانکی ځائے کښے غلا کوی یا په غلا باندے خپلے کارخانے چلوی یا په فلانکی ځائے کښے ، زه د دے ذمه دار نه یم، دا به د واپډے خپل Failureوی ځکه چه دا د هغوی انتظام دے چه هغه د غل گیر کړی او غلو له د سزا ورکړی، مونږ هم ورسره په دیکښے ملګری یو خو دا څنګه خبره ده چه غل د مزے کوی او ساز د خرابیږی؟ نو په دے بنیاد زه دا خبره کول غواړم چه په دواړه سطح د خبره اوشی، د قرارداد په شکل کښے هم اوشی، چیف ایګزیکټیو، زمونږ وزیراعلیٰ صاحب به هم د واپډے مشران رااوغواړی، د اسمبلئ په بنیاد باندے هم تاسو دا رااوغواړئ چه په ټولو طرفونو باندے مونږ په دوئ پریشر واچوؤ او مرکز ته د دے خبرے یادداشت اوکړو چه دا مسئله زر تر زره حل کړی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عبدالاکبر خان پلیز۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ واقعی یہ مسئلہ بہت سنگین صورت اختیار کرتا جارہا ہے لیکن ایک افسوسناک بات ہے کہ جب amendment 18^{th} ہو رہی تھی اور الیکٹرسٹی کنکرنٹ لیجسلیٹو لسٹ میں تھی اور جب کنکرنٹ لیجسلیٹو لسٹ ختم ہو رہی تھی، الیکٹرسٹی کو کیسے فیڈرل لیجسلیٹو لسٹ میں ڈالا گیا؟ تو یہ ہمارے سینیٹرز اور ایم این ایز کم از کم اس چیز کو دیکھتے کہ جب کنکرنٹ لسٹ ختم ہو رہی تھی تو کیوں الیکٹرسٹی فیڈرل لیجسلیٹو لسٹ میں چلی گئی؟ (تالیاں) ایک یہ بہت Important development تھی اور اس کے بعد یہ ہمارے لئے مصیبت بن گئی۔ دوسری باقی تمام Distribution companies جو ہیں نا، وہ Independent ہیں، وہاں پیسکو ہے جس طرح منسٹر صاحب نے کہا، وہاں پیسکو ایسی جناب سپیکر، واحد Distribution company ہے، پیسکو کہ جس کے ساتھ TESCO کو خواہ مخواہ اکٹھا کیا گیا ہے۔ باقی پاکستان میں کہیں بھی دو Distribution companies اکٹھی نہیں کی گئیں اور تیسری اہم بات یہ ہے کہ اس چیف ایگزیکٹیو کے بس کی بات نہیں ہے، یہ چیف ایگزیکٹیو آپ کیلئے کچھ نہیں کر سکتا اس لئے اگر آپ جب تک چیئرمین واپڈا کو یا واپڈا کے منسٹر کو نہیں بلائیں گے تو ان سے بات نہیں کریں گے۔ لاہور کو 21% بجلی مل رہی ہے اور صوبہ سرحد اور فاٹا دونوں کو 16% بجلی مل رہی ہے۔ صوبہ سرحد کو 9% بجلی مل رہی ہے اور لاہور، ایک شہر کو 21% بجلی مل

رہی ہے تو جب تک یہ تفاوت، یہ فرق ختم نہیں ہو گا، آپ پر لوڈ شیڈ نگ کا عذاب اور بھی سنگین ہوتا جائے گا۔ تھینک یو۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر، اس سلسلے میں میں بھی بات کرنا چاہتی ہوں اگر آپ اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، بس اس بات کو، دیکھو باتوں سے وقت ضائع کرتے ہیں۔ ایسا فیصلہ کرتے ہیں، بس معاملہ تو بجلی کا ہے نا، دیکھو بس میں کسی کو مزید ٹائم نہیں دینا چاہتا، بس That`s all۔ اب یہاں پر ہم فیصلہ کرنے والے ہیں، فیصلہ کرتے ہیں، اسے ڈیبیٹ نہ بنائیں۔ میاں صاحب! تاسو ھاؤس ته درے خبرے اوکړے، یو دا چه یره The matter will taken by the honourable Chief Minister with the WAPDA authorities۔ دویم تاسو اووئیل چه آیا ھاؤس غواړی نو مونږ یو قرارداد راوړو ھاؤس ته، اوس تاسو قرارداد راوستل غواړی؟ تاسو اولیکئ مطلب دا دے-----

وزیر اطلاعات: او تھیک ده جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنه، دریم تاسو دا اووئیل چه اسمبلئ دئے هم راواوغواړی نو که تاسو سبا له دا ټول زمونږ د پارټو معزز پارلیمانی لیډران صاحبان دی، سبا که تاسو ټائم ویستے شئ نو اوس زه رولنګ ورکوم، سبا 12 بجے چیف ایګزیکټیو به مونږ راغواړو که تاسو Available ئے نو؟

وزیر اطلاعات: سبا نه کنه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه، پلیز۔

وزیر اطلاعات: زه بخښنه غواړم-----

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ نہ، درانی صاحب! آپ اور مفتی صاحب میں بڑا فرق ہے اگر آپ، کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر ہے اور کل اگر آپ میٹنگ میں نہیں ہیں کیونکہ آپ کا Experience ہے، آپ ایک تجربہ کار چیف ایگزیکٹیو رہ چکے ہیں تو آپ اور مفتی صاحب میں بڑا فرق ہے، اگر ایسی بات نہیں ہے کہ کل ابھی سے ہم رولنگ دے کر کہ کل وہ 12 بجے حاضر ہو جائیں اور پھر اگر ہمارے پارلیمانی لیڈرز صاحبان نہ ہوں تو مجھے پھر اچھا نہیں لگتا ہے، اگر آپ موجود ہوں اور جتنے بھی اس ہاؤس میں پارلیمانی لیڈرز ہیں، ساتھ

ہمارے ایم پی ایز جن کی بھی کوئی Grievances ہیں تو کل میں ٹائم دیتا ہوں، اگر آپ آنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

وزیر اطلاعات: جناب سپکر، تاسو د پیر ورځ ورکړه کنه چه اسمبلئ ته راځو، د هغے نه یو دوه گھنټے مخکښے یا گھنټه مخکښے نو دا ټول به موجود وی، هغه به هم موجود وی، اسانتیا به هم وی-----

Mr. Deputy Speaker: Monday.

وزیر اطلاعات: او بالکل جی۔ سحر له چھټی ده نو بیا دا ملګری، دا مشران راغونډول لږ ګران کار دے نو هغه وخت به اجلاس ته هسے هم راځی نو دغه میټنګ به هم اوشی او ورسره شریک کار به هم اوشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د Monday په کوم ټائم باندے پکار دے ؟

وزیر اطلاعات: پینځه بجے جی----

مفتی کفایت اللہ: جی پانچ بجے ٹھیک رہے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پانچ بجے؟

وزیر اطلاعات: بالکل جی، خو چه پانچ بجے وی که دا مشران چه دوئ ټھیک پینځه بجو ته راشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پینځه بجے خو مونږ ستاسو په خوښه باندے کیښودو خو تاسو ته یو خواست دا دے چه بیا په ټائم باندے راشئ ځکه چه بیا به سیشن شروع کیږی، دا وخت هم ډیر لنډ تنګ وی، د مازیګر مونځ او بیا هلته د ماښام مونځ وی بیا هلته اسمبلی وی، پانچ بجے مونږ ورکوؤ خو په دے Positively چه پینځه بجے تاسو ټول دلته یئ۔

وزیر اطلاعات: بالکل جی، د ټولو پارټو پارلیمانی لیډران به دلته موجود وی جی۔

Mr. Deputy Speaker: The secretariat of the Provincial Assembly is directed to call the Chief Executive of the PESCO for meeting on Monday, at 5:00 O`clock positively. Similarly all the parliamentary leaders are also requested to come and attend the meeting on the same time with punctually and regularity, thank you very much.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنٹ آف آرډر سر، یو خبره کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر پلیز، ایک منٹ کیلئے بزنس کو آگے لے جاتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices': Mr. Abdul Akbar Khan, M.PA, to please move his call attention notice No. 592 in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر، لیکن جس وقت میں نے یہ کال اٹینشن نوٹس موو کیا تھا تو اس محکمہ نے یہ پائپ نہیں ہٹایا تھا، میں مشکور ہوں محکمے کا کہ اس کے بعد یہ انہوں نے ہٹا دیا ہے اس لئے میں اس کو پیش نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ ہو گیا ہے جی، Not pressed۔

Mr. Deputy Speaker: Next, Mr. Muhammad Ali Khan, honorable MPA, to please move his call attention notice No. 606 in the House. Mr. Muhammad Ali Khan, please.

جناب محمد علی خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گزشتہ سال کے سیلاب میں شبقدر کے آبپاشی نظام کو بہت نقصان پہنچا تھا اور ساتھ ہی دیگر اضلاع کی نہروں کو بھی نقصان پہنچا تھا مگر اس کو ایک ماہ میں بحال کیا گیا جبکہ تحصیل شبقدر کا آبپاشی کا نظام تا حال بحال نہیں کیا گیا ہے جو امتیازی سلوک ہے، تحصیل شبقدر کی زمین بنجر ہوتی جاری ہے، اگر نظام آبپاشی کو فوری طور پر بحال نہیں کیا گیا تو امن وامان کا مسئلہ پیش ہو سکتا ہے اور کسی بھی ناخوشگوار صورتحال کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔

جناب سپیکر، سیلاب چہ راغلو، د هغے یو کال نه زیات اوشو، زمونږ د شبقدر دوابے د یو کال فصل تباه شو لاړو خو اوس راتلونکی وخت کښے هم مونږ وینو چه هغه خرابیږی۔ زمونږ د خلقو دارومدار په زراعت باندے دے، د هر چا دوه څلور جریبه زمکه ده، نه ئے کارخانے شته، نه ئے بل څه شته، هلته هغوی ته اوبه نه ملاویږی، هغوی ته د اوبه خور اوبه نه ملاویږی، ما د اسمبلئ په فلور باندے، د اخبار په ذریعه باندے چه دا محکمے ټولے به راولو، چغے سورے ډیرے مونږ اووهلے خو سپیکر صاحب، هیڅ او نشو، مونږ سره سره اخوا نهر تلے دے، لوئر سوات کینال چه هغه مردان سائډ ته او هلته خو یو میاشت کښے هغه نهر د پاره په کروړونو روپئ، پندره بیس کروړ روپئ هغے د پاره منظور شوے او هغه بحال شو او دوابے کینال د پاره هیڅ نشته دے، هیڅ نشته دے۔ رسو کښے

او پړو کښې دغه بند کړی او کانړی گزار کړی، دا د دوئ بند دے چه لړے اوبه راشی، هغه یوسی، په رسو کښې په پړو کښې یا داسے ئے که گزار کړی نو په دے وجه هلته ډیره زیاته بے چینی ده، خلق مونږ ته او خصوصاً ما ته ډیر غصه دی خو چه زه ورته وایم چه صبر اوکړئ، صبر اوکړئ، محکمه ئے نه شی کولے، محکمے سره فنډ نشته، محکمے والا ما سره هلے ځلے کوی خو فنډ نشته، هغوی وائی چه مونږ د هغه نهرونو صفائی هم نشو کولے هغے د پاره او چه نهرونه ئے صفا کړل نو هغه به هم نشی کولے۔ جناب سپیکر، سبا په دے زمونږ هلته جلسه ده او ما نور هتهیار گزار کړل، سبا نه پس زمونږ احتجاجی مهم شروع کیږی، که میاشت وی که لس ورځے وی که دوه میاشتے وی، که څه اوشو نو هر څه ذیکښے راتلے شی، وائی چه زما د بچو د خلے نه ئے نوړئ لرے کړه او زمونږ علاقے ته هډو توجه نه ورکوی، د بجلئ هم دغه حال دے، تاسو ته مو مخکښے وئیلی دی چه دویشت گهنټے لوډ شیډنگ دے او دلته اوبه هم نشته دے نو بیا څه پاتے دی؟ نو بیا که څه اوشو، ذمه وار به مونږ نه یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سکندر شیرپاؤ صاحب۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ:</u> دغه Similar call attention په ایجنډا باندے دے او هغه زما دے او دے سره تعلق ساتی، دا دواړه Similar دغه دی نو I will move this چه یو ځائے منسټر صاحب به ئے بیا جواب راکړی جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, honourble MPA, to please move his call attention notice No. 642 in the House. Mr. Sikandar Hayat Khan, please.

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ:</u> ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔

I would like to draw the attention of the House to a matter of public importance that due to damage to the Monda Head Works, caused by the flood of last year, there is shortage of water in the irrigation system. The farmers of both Shubqader and Tangi Tehseel are suffering due to this shortage and are not able to irrigate their fields. As wheat sowing season is approaching, there is fear that the farmers will not be able to sow wheat which will be a loss to the Province and the area. Through this call attention notice I would like to draw attention towards this important problem.

جناب سپیکر، ماته پته ده چه کال اټینشن باندے خبره نشی کیدے خو صرف د دے Explanation د پاره چونکه دا ایک لاکھ 70 هزار 750 ایکړ د زمکے خبره ده، دا کوم چه زمونږ هیډ ورکس جوړ شوے وو، دا په 18th centaury کښے د انګریزانو په وخت کښے جوړ شوے وو او بیا د دے Re-modeling چه دے، کله چه مردان سکارپ کیدو نو هغه وخت کښے شوے وو او دا Basically د خیالی ریور اوبه د لوئر سوات کینال او دوابه کینال سستم ته ورکولو د پاره جوړ شوے وو۔ جناب سپیکر، وروستو کال چه کله فلډ راغلو هغے کښے دا ټول سستم هم لاړو او دے سره بریج وو، دے سره لاره وه، هغه ټول هغے سره دغه شو۔ هغه وخت سره ټهیک ده چه محکمے خو هغه Temporary کار یو میاشت کښے اوکړو او لږے ډیرے اوبه هغوی رااوچتے کړے خو جناب سپیکر، د دے مسئلے هغه Permanent حل نه دے راوتلے۔ نن دا دے یو کال نه زیات وخت تیر شو، هغه Temporary کار چونکه دوئ صرف بوجئ ایښودے وے او په هغے باندے ئے اوبه راخیژولے وے، هغه هم هغه شان Damage شوی دی او اوس دے ځل د شوګر کین سیزن هم تیریږی لګیا دے، دیکښے هم Farmers ته لویه مسئله جوړه ده او زمیندار چه دی، هغه شان د ګنو فصل چه دے نو هغه شان د هغوی پیداوار نه کوی او دغه شان اوس چونکه د اکتوبر نه به دغنمو کاشت هم شروع کیږی نو هغے ته هم خطره ده۔ هغه شان دا کاشت به هم Suffer کیږی، دے د پاره مونږ دا غواړو چه حکومت د د دے د پاره اقدامات اوچت کړی ځکه چه که دے کال هم او دا اوس دے د پاره که کار او نه کړے شو او که مونږ صرف دا وایو چه دے د پاره ډیزائن جوړ شو او کار چه دے هغه به مونږ حواله کوؤ نو دا کال به تیر شی، دا یو څو میاشتے دی چه دیکښے اوبه کمے وی او په هغے کښے به کار هلته کښے کیدے شی، یو ځل چه دا ټائم تیر شی نو بیا به د هغه کار فائده نه وی او دا به بیا پورا یو کال صبر مونږ ته کول غواړی، نو زما به دا خواست وی چه دے طرف ته د حکومت توجه ورکړی۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister, please.

جناب پرویز خټک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب، دا منډا هیډ ورکس تیر شوی سیلاب کښے تباه شوے وو او په هغے باندے Immediate مونږ کار شروع کړو

او دواړه نهرونه هغه وخت سره مونږ Temporary بحال کړل۔ تقریباً دا بندونه times 13 جوړ شول او time 13 سیلاب راشی او هغه Disturb کړی۔ اوس هم پرے کار لګیا دے او زه دا هم یقین درکوم چه ان شاء الله د جنوری نه د منډا هیډ ورکس چه کوم دا ګیټس دی، دا به بحال شی او پورا منډا هیډ ورکس به 2013 کښے ځنګه چه ټیکنیکل خبره ده، زه سکندر خان او محمد علی خان ته دا دغه کوم چه زه به پخپله دوئ سره سائیټ ته لاړ شم، وزټ به اوکړو، کوم چه ما ته د انجینئرز رپورټس دی، هغه هم دا وائی چه یره مونږ بند جوړ کړو بیا پرے سیلاب راشی او هغه یوسی نو که داسے د دوئ په نظر کښے دیکښے څه بهتر څه سوچ وی نو زه تیار یم نو مونږ سره د فنډ څه کمے نشته دے چه یره د فنډ د وجه نه روکاؤ دے، چونکه کله په سیند کښے Low flood وی، کله High flood وی نو د هغے د وجه نه هغه بندونه Disturb کیږی۔ وقتاً فوقتاً مونږ ته ئے دا دغه راکړے دی چه ګیټونه به ان شاء الله جنوری کښے اولګی او دا مسئله به حل شی او دا Temporary system به ختم شی او بیا هم که ستاسو په دغه کښے څه داسے لاره وی، مونږ تیار یو چه دا مسئله حل کړو ځکه چه دا د ټولے چارسدے مسئله ده او مونږ د پاره ډیره اهم ده۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ہاں۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ:</u> ځنګه چه منسټر صاحب خبره اوکړه، دیکښے جناب سپیکر، دوئ وائی چه جنوری پورے به ډیزائن بحال شی نو دغه شان نه ده، لکه چه مونږ څومره دغه کوؤ، دوئ خو لا ډیزائن هم Complete کړے نه دے چه ډیزائن یو ځل Complete شی نو د هغے نه پس به دا کنټریکټر ته حواله کیږی او بیا به د دروازو بحالی چه ده، هغه به دغه کیږی۔ دا اته دروازے وے، هغے کښے شپږ نشته او دوه صرف موجود دی نو هغے د پاره اوسه پورے لا څه اقدامات نه دی شوی۔ مونږ سره ئے هم دغه Window opportunity دا درے څلور میاشتے دی، په دے باندے پکار ده چه دوئ په Fast track باندے کار اوکړی او زر تر زره دا ډیزائنونه ترے رااوباسی او کم ازکم چه کنټریکټر ته د حواله کړی او دے دوران کښے هم که د Wire او کانړی والا دوئ لږ شان دغه

اوکړی نو هغه به بیا هم د دے بوجو نه او دغه چه دے لړ به بیا هم دیرپا وی او دغه به وی نو هغے سره به کم از کم دے سیزن کښے غنم به زمیندار کرلے شی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> پرویز خټک صاحب! دے باندے کار تیز کړئ کنه۔ پرویز خټک صاحب۔

<u>وزیر آبپاشی:</u> سپیکر صاحب، کار پرے ښه تیز لګیا دے، زه دا ایشورنس ورته ورکوم چه جنوری کښے به دا ګیټس بحال شی، د لوئر سوات کینال او به چه دی هغه به کنټرول شی او دا د Temporary بندونه مونږ سره بله لاره نشته چه دے نه علاوه څه کار اوکړو۔ باقی د منډا ډیم چه کوم 2013 کښے Completion دے لیکن د هغے Effect به دے نهرونو باندے نه پریوځی او زه خو تیار یم ما سره د وزټ اوکړی۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: That's all please.

<u>وزیر آبپاشی:</u> که زمونږه انجینئرز یا د فنډ څه کمے وی نو زه د هغے ذمه واری اخلم او تاسو هغه اوکړئ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک شوه، بس ٹھیک شوه۔ That's all. Mr. Hafiz Akhtar Ali, honourable MPA, to please move his call attention notice No. 612 in the House. Hafiz Akhter Ali please.

<u>حافظ اختر علی:</u> *شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ PK-28 مردان میں غازی بابا پل جو کہ زیر تعمیر ہے لیکن نامعلوم وجوہات کی بنیاد پر ٹھیکیدار کام بند کر کے مشینری واپس لے گیا ہے جس کی وجہ سے علاقے کے عوام میں شدید بے چینی پھیل گئی ہے، لہذا حکومت فوری طور پر نوٹس لے کر کام کو دوبارہ شروع کرائے۔*

جناب سپیکر صاحب، چونکه دا د علاقے یو ډیر د رابطے پل دے او د دے وجه نه اوس هغه لکھونه روپئ هلته لګیدلی دی او کار بند شوے دے، عوام الناس ته هم شدید تکلیف دے، لهذا فوری د دے نوټس واخلئ او چه په دے باندے فوری طور دا کار شروع شی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، څنګه چه حافظ اختر علی صاحب خبره اوکړه، بالکل دوئ ټهیک وائی چه دا ډیر ضروری ځائے دے خو پرابلم دا وو چه څنګه دوئ پخپله اوفرمائیل چه دا لیټ شو او دے باندے کار سست روان وو نو ډیپارټمنټ د هغے خلاف ایکشن واغستو او د هغے ټهیکه ئے کینسل کړه او د هغے ټوله سیکورټی ئے ضبط کړه نو هغه لاړو عدالت ته، عدالت ته لاړو نو دا 28/9 باندے تاریخ وو او بل تاریخ چه دے ، هغه 5/10 باندے دے نو ان شاءالله زمونږ کوشش دا دے چه Stay order یا Status quo چه ده، دا د واپس شی او مونږ به دا بیا ټینډر کړو او زر تر زره به په دے کار شروع کړو او زه ستاسو په وساطت دا پریس والا هم ناست دی، زه خواست کوم دے عدلیه ته چه خدائے او رسول اومنئ او داسے Important کارونو د پاره چرته چه د عوامو کار وی او د عوامو هم پرابلم وی، هلته دا Stay order مه ورکوئ او موقع اوګورئ چه تاسو ته داسے ښکاری نو بیا بیشکه کوئ او دا چه Stay order ئے واغستو، دا نه پوهیږم، مونږ به کوشش کوؤ چه زر تر زره دا ختم شی خو امید دے بیا به وکیل صاحب نه وی او هغه به بل تاریخ واخلی، هغه به دریم تاریخ واخلی او دا پیسے، دا چه څومره بجټ دے د پاره Sanction شوے وو، دا بیا لس ګنا زیات شی نو زمونږ بدقسمتی دا ده چه زمونږ دا څوک نه ګوری چه یره د پبلک د پاره پرابلم دے، د حالاتو تقاضا ده چه مونږ Stay ور نکړو، که ور کړو که ور نکړو او زمونږ دا ججان صاحبان بغیر د تپوس نه Stay ورکوی او داسے دیکښے هیڅ دغه نشته چه دا تاسو، دا زه ستاسو په وساطت خواست کوم، ریکویسټ کوم دے عدالتونو ته او خاصکر چیف جسټس پشاور هائی کورټ ته چه خدائے د پاره دے لاندے عدالتونو ته اووایئ چه دوئ هر شی باندے Stay order نه ورکوی۔ ګورئ چه د پبلک انټرسټ خبره وی، هلته کښے خو ئے چه بالکل ور نکړی او که دا پرائیویټ وی نو بیشکه د کوی خو دا د پبلک انټرسټ خبره ده، مونږ به کوشش کوؤ حافظ صاحب! چه دا مسئله زر تر زره حل شی او ان شاءالله چه په دے کار شروع کړو۔ زه به دے سره سره یو ریکویسټ هم اوکړم ټول هاؤس ته او خپل ایم پی ایز صاحبانو ته چه زمونږ حکومت دا فیصله کړے ده، مونږ هر یو ټاؤن ته یو فائر بریګیډ به ورکوؤ، زه دا خواست کوم چه خپل

ټاؤنز ټولو ته اووایئ چه چرته فائر بریګیډ نه وی نو هغه د مونږ ته زر تر زره اطلاع را کړی، مونږ یو هفته کښے دننه دننه کوشش کوؤ چه هغه پوره جوړ کړو او بیا چرته یو ځائے کنټریکټرز سره خبره اوکړو چه مونږ ته دا ټول، بیا دا زمونږ د حکومت به یو لوئے کار وی چه دا سے دا سے ځایونه، علاقے شته چه هلته فائر بریګیډ نشته او بیا آبادی هم دومره زیاته شوه او چرته چه خدائے مه کړه اور اولګی نو هیڅ انتظام ئے نه وی نو خلقو غریبانانو په معمولی معمولی اور باندے لوئے لوئے تاوانونه اوشی، نو زمونږ حکومت دا فیصله کړے ده چه مونږ هر یو ټاؤن ته چه چرته فائر بریګیډ نه وی نو هلته به مونږ یو یو فائر بریګیډ ورکوؤ۔ زه بیا خواست کوم خپل ایم پی ایز صاحبانو ته چه چرته د چا ټاؤن کښے چه نه وی نو مونږ ته د زر تر زره ټی ایم او ته اووائی چه مونږ ته د کاغذونه راواستئ چه مونږ د هغے بندوبست اوکړو او کوشش اوکړو چه دے کال کښے دننه دننه مونږ فائر بریګیډ هر یو ټاون ته ورکړو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، زه دا وایم چه ټاونز خو په ښار کښے دی، زمونږ د کلو په علاقو کښے خو تحصیل میونسپل ایډمنسټریشنز دی، دا یو شے دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: او یو شے دے۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زما خیال دے چه عبدالاکبر خان خو زوړ پارلیمنټرین دے، ډیر ښه پوهه دے چه دا 2001 آرډیننس سره هغه د رورل اربن خبره ختمه ده، دا ټول چه دی، دا ټول کلو کښے هم د هغه تحصیل په ځائے باندے د هغه ټاؤن نوم اوس اخلی او هغه ټوله صوبه کښے وایم، ټوله صوبه کښے ټاؤنز چه دی، ټوله صوبه ټاؤنز ته Not Union Council level, town چه هغے باندے او څومره تحصیل لیول باندے چه کوم تحصیل وو، هغه اوس ټاؤنز جوړ شو، کوم چه تحصیل لیول باندے ضرورت وی نو هغه به ان شاءالله کوؤ۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Akram Khan Durrani Sahib, honourable MPA, to please move his call attention notice No. 615 in the House. Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

مفتی کفایت اللہ: هغوی ما له Written را کړی دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو به ئے پیش کړئ؟

مفتی کفایت اللہ: او جی۔

Mr. Deputy Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib, MPA, in place of Akram Khan Durrani Sahib, please.

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبہ بھر کے سکولوں میں ایس ای ٹی اساتذہ کی کمی ہے اور خاص کر سائنس ایس ای ٹی اساتذہ کی، جبکہ سکولوں میں مختلف کیڈر میں بی ایڈ پاس کوالیفائیڈ سی ٹی اساتذہ موجود ہیں جن کی ترقی کے کیسسز منظوری کیلئے محکمہ تعلیم کے دفتروں میں کئی مہینوں سے التواء میں پڑے ہوئے ہیں جس سے ملازمین میں مایوسی پھیلی ہوئی ہے اور طلباء کا تعلیمی مستقبل بھی خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

جناب سپیکر، زه اختصار سره یو دوه خبرے په دے باندے کول غواړم۔ زمونږ د یو درے نیمو کالو نه دا ژړا کوؤ چه زمونږ سکولونه چه کوم دی، هغے کښے Vacant پوستونه دی او د هغے وجه دا ده چه زمونږ د پبلک سروس کمیشن طریقه کار چه کوم دے نو هغه ډیر اوږد دے خو وزیر صاحب ماشاءالله دیکښے یو بله لاره اختیار کړے ده، هغه ډیپارټمنټل چه کوم کسان کوالیفیکیشن لری، هغوی د پاره ئے یو لاره جوړه کړے ده نو وزیر صاحب نه مو دا درخواست دے چه که چرے هغه لاره باندے هغوی زر لږ Improvement اوکړی نو زمونږ دا مسئله به حل شی۔ دے نه مخکښے خو داسے وه چه مونږ به ټوټل انتظار کولو پبلک سروس کمیشن ته او پبلک سروس کمیشن ته نن تاسو ریکوزیشن اوکړئ نو درے کالو پورے د هغوی جواب نه راځی، Recommendations نه راځی او چه کله راشی نو دا گورنمنټ به تلے وی او بل گورنمنټ به راغلے وی او بیا به هغوی ژاړی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ده۔ جناب آنریبل منسٹر صاحب پلیز۔

مفتی کفایت اللہ: نو منسټر صاحب دیکښے ډیر ښه دغه کړی دی نو زه ان شاء الله مطمئن یم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټھیک ده جی۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ دا چه کومه مسئله یا کومه نکته مفتی صاحب راا وچته کړے ده، زما یقین دے چه دا خبره ډیر وخت نه Repeatedly راا وچتیږی او ما کوشش هم کړے دے او د هغے جواب مو هم ورکړے دے۔ مخکښے دے روان سیشن کښے چه دا خبره راپورته شوه او د هغے نه مخکښے مونږ پبلک سروس کمیشن سره خبره کړے وه، مونږ ته ئے 22 ستمبر ښودلے وو۔ بدقسمتی بیا دا وه چه په 18 او 19 تاریخ باندے پکښے څوک کورټ ته لاړل او هغه څه رنګ چه مشر خبره اوکړه چه کورټ هغه بله مسئله کښے هم داسے Stay ورکړه نو پکار دا وه چه د دے مسئلے څومره اهمیت دے چه هغے ته کتلے شوے وے ځکه چه زمونږ په سوؤنو باندے سکولونه داسے دی په صوبه کښے چه هلته ایس ای ټی سائنس او ایس ای ټی آرټس پوسټونه دی او هغه خالی دی۔ بهرحال مونږ بیا پبلک سروس کمیشن سره رابطه کړے ده او 450 سائنس ټیچرز چه دی، د هغے ریزلټ دوه درے ورځے مخکښے Notify کړے دے۔ دا نوټیفیکیشن په نیټ باندے هم راغلے دے، امید دے ان شاء الله چه مونږ ته هغه Recommendations چه دی څو ورځو کښے به راشی، دا مسئله خو به برابر شی۔ دا کومه خبره چه دوئ د سی ټی استاذانو د پروموشن کوی، سپیکر صاحب، تاسو ته هم ډیر ښه علم دے چه ترڅو پورے مونږ ته پبلک سروس کمیشن دغه 2853 ایس ای ټیز فائنل نه وی نو د هغے نه مخکښے ډیپارټمنټ په دے پوزیشن کښے نه دے چه مونږ دا ډیپارټمنټل کوم پروموشنز دی چه هغه اوکړو نو زمونږ به تاسو ته هم دا درخواست وی که چرته ستاسو په ریفرنس باندے هم کیدے شی چه کم از کم پبلک سروس کمیشن ته مونږ اووایو چه دا Recommend کړی او زر تر زره ئے راولیږی او بله خبره چه مفتی صاحب اوکړه، چونکه د کمیشن کار ډیر زیات Slow دے، مونږ دوه درے ورځے مخکښے دا فیصله اوکړه چه ډیپارټمنټ کښے دا پی ایس ټی، پی ټی سی ټیچرز چه مونږ ورته وایو چه په سروس سټرکچر کښے دوئ ته ډائریکټ لار نه وه د ایس ای ټی د پاره، Twenty percent مونږ هغوی ته ډائریکټ لاره ورکړه، ان شاء الله د هغے سره دا کمے به برابر شی۔ د هغے نه علاوه زمونږ ایس ایس چه وو، هغه Hundred percent د پبلک سروس کمیشن سره وو، Fifty percent ایس ای ټیز By promotion هغه

لار هم مونږ ورکړه نو مونږ د هغے نه هم دا ګنړو چه ان شاءالله دا زمونږ ډیپارټمنټ کښے یا زمونږ صوبه کښے چه کوم کمے دے ، دا به برابر شی۔ بهرحال مونږ به بیا هم کوشش کوؤ ان شاءالله چه پبلک سروس کمیشن سره زمونږ روزانه بنیاد باندے رابطے وی خو که تاسو هم رابطه اوکړه یا څه دغه چینل مو ورسره برابر کړو نو زما یقین دا دے چه مونږ ته به اسانه شی۔ مهربانی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> ډیره مهربانی۔ Next, Dr. Faiza Bibi Rasheed, the honourable MPA, to please move her call attention notice No. 636 in the House. Dr. Faiza Bibi Rasheed, please.

<u>ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ سرائے نعمت خان ہری پور میں کروڑوں کی لاگت سے بننے والے آر ایچ سی میں کوئی ڈاکٹر یا کوئی لیڈی ڈاکٹر موجود نہیں ہے، ڈاکٹر کی جگہ ٹیکنیشن اور لیڈی ڈاکٹر کی جگہ ایل ایچ وی کام کر رہی ہیں۔ ذمہ دار ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے باقیماندہ کلاس فور ورکرز بھی اپنی ڈیوٹی صحیح طریقے سے سرانجام نہیں دے رہے اور مفت کی تنخواہ لے رہے ہیں اور صحیح دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے اتنی قیمتی بلڈنگ خستہ حالی کا شکار ہو رہی ہے، اس لئے سرائے نعمت خان کے آر ایچ سی میں فی الفور ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کا تقرر کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، اس کے بارے میں یہ بھی کہنا چاہونگی کہ میں Urgent اس لئے لائی ہوں کہ چونکہ ہاسپٹل نیا بنا ہے تو وہاں پر بہت زیادہ گھاس اور فضولیات اگی ہوئی ہیں تو وہاں پر آنے والے دو مریض جو کہ ٹیکنیشن سے علاج کی غرض سے آئے تھے، جن میں ایک بزرگ اور ایک بچی شامل ہے، وہ زیادہ جو گھاس ہے، اس میں چونکہ Snakes پرورش پا رہے ہیں تو وہ Snake bite کا شکار ہو چکے ہیں تو اس لئے ضروری ہے کیونکہ وہاں پر مالی کی پوسٹ ہے اور وہ بھی تنخواہ لے رہا ہے لیکن وہ اپنی ڈیوٹی نہیں کر رہا تو وہ ہاسپٹل ایک جنگل کا سماں پیش کر رہا ہے، لہذا فوری طور پر اس مسئلے کی طرف توجہ دی جائے۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ہیلتھ منسٹر نہیں ہے تو کون جواب دیگا؟

<u>سید قلب حسن:</u> جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ، قلب حسن صاحب پلیز۔

سید قلب حسن (وزیر مال): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ فائزہ بی بی نے جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، اس میں میرے پاس یہ Complete detail آئی ہوئی ہے اور میں نے اس کے ساتھ ڈسکس بھی کی ہے۔ ابھی اس کی جو Latest position ہے، ایس این ای فنانس ڈیپارٹمنٹ کو پہنچ گئی ہے تو ان شاء اللہ یہ آر ایچ سی چونکہ اب اپ گریڈ ہو گیا ہے، ٹائپ ڈی ہسپتال، تو ان شاء اللہ بہت جلد یہ ایس این ای جب Approve ہو گی تو ان کو یہ ڈاکٹرز وغیرہ یہ سارے مل جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایڈہاک پہ 550 ڈاکٹرز کی یہ ابھی فائل چیف سیکرٹری کے پاس پہنچ گئی ہے تو وہ جس طرح Approval ہو گی تو فوری طور پر ڈاکٹرز صاحب ہم ان کو دیدیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ دیکھیں ان کی طرف، یہ تو آر ایچ سی کی بات ہے اور آر ایچ سی میں کوئی ڈاکٹر یا کوئی لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے، اپ گریڈ تو ہو گیا اور اس کی ایس این ای جائے گی لیکن جو موجودہ سٹرکچر ہے، بلڈنگ ہے، وہاں پر آر ایچ سی میں تو بہت سارا اسٹاف ہوتا ہے اور یہ تو آر ایچ سی کے بارے میں بتا رہی ہیں کہ وہاں ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر نہیں ہیں، اپ گریڈیشن کے بارے میں تو نہیں کہہ رہی ہیں۔

وزیر مال: آر ایچ سی میں وہاں پر جو ڈاکٹر ہے، میرا خیال ہے کہ وہ چھٹی پر ہے تو اس وجہ سے یہ پرابلم وہاں پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ چھٹی پر ہے تو کوئی Substitute نہیں ہوتا ہے؟ جب ڈاکٹر ایک ماہ کیلئے چھٹی پر جاتا ہے، سال کیلئے جاتا ہے یا جتنے، تو اس کیلئے Substitute ہوتا ہے، ایک دو دن کیلئے جو جاتے ہیں تو وہ ٹھیک بات ہے لیکن ایک ڈاکٹر ایک مہینے کیلئے جائے تو Substitute اس کا ہوتا ہے۔ دیکھیں نا، یہ آپ کو جو میٹریل Provide کر دیا گیا ہے نا، یہ ٹھیک نہیں ہے اور اس کال اٹینشن کے مطابق نہیں دیا گیا ہے۔

وزیر مال: سر، فائزہ بی بی کو ابھی میں نے کہا ہے کہ اس کے اوپر ہم ڈسکشن کرلینگے بلکہ ہم نے ڈسکس بھی کر لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب یہاں موجود ہیں، سپیشل سیکرٹری صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو انسٹرکشنز دی جاتی ہیں کہ وہ ڈاکٹروں کو فوراً پوسٹ کرلیں اور اسمبلی کو بتادیں۔

وزیر مال: ٹھیک ہے سر، کرلینگے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، دوئ چه کومه خبره اوکړه، رښتیا خبره دا ده چه دوئ ټول Approval ورکړی دی، هغه به زر تر زره راشی نو د دے

دغه د پاره هغوی د مخکښے نه غم کړے دے خو سمری هر څه تیار شوی وو او Observation چه اولګیدو نو که د هغے نه یو ورځ دوه هغه لیټ کیږی خو دا به خدائے ترسره کړی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نه میاں صاحب! دا آر ایچ سی کښے خو مخکښے سټاف موجود وو کنه، دا خو زوړ آر ایچ سی ده، د سرائے نعمت خان زوړ سټاف دے۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: Reasoning نه کوم، دا سے ده چه پوسټ خالی شو ځکه Shortage ډیر زیات دے، Shortage پوره کوؤ۔

مجلس قائمہ برائے قانونی اصلاحات وماتحت قانون سازی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Okay. Now coming to Item No. 8. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, member Standing Committee No. 2 on Law Reform and Subordinate Legislation, to please present before the House the report of the Committee. Mr. Abdul Akbar Khan, please. ښه عبدالاکبر خان! وایه پلیز۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Janab Speaker, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1998, that the time for presentation of report of Standing Committee No. 2 on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation, may be extended till date and I may be allowed to present the report on behalf of the honourable Chairman in the House.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عبدالاکبر خان! دا خو په Suo moto باندے ریفر شوے دے، دا خو څه په Proper طریقے سره نه وو شوے، دا تا کوم Rule ریفر کړو او دا هاؤس ته Suo moto باندے ریفر شوے وو، دیکښے Extension نه شی کیدے، Presentation اوکړه۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: نه شی کیدے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نه شی کیدے، Suo moto دیکښے نشته۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Sir, I have been given this motion by the assembly secretariat, I don't know why they have given? If I can't move this motion, why this motion has been given to me? I don't know----

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرټری صاحب، څه پوزیشن دے ؟ (شور) ثاقب خان دے باره کښې تاسو څه وایئ؟ دا خو Suo moto ریفر شوے وو نو Suo moto بیا۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا څه کنفیوژن شوے دے، مونږ ته دغه راغلے دے په دیکښې ستاسو خبره ټهیک ده چه Suo moto باندے Extension، ځکه چه دا مینډیټ خود اسمبلئ نه دے بلکه Suo moto باندے شوے دے نو دا څه کنفیوژن شوے دے۔ اسمبلئ ما ته دغه راکړے وو چه رپورټ دغه کړئ، هغه به بیا هم ورکړے وی، مشر ته به ئے هم ورکړے وی، هغه ما ورکړو، بس هغوی اوکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ئے اوکړئ کنه جی، زه به ستاسو مطلب دا دے۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، هغه به زه۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوئ ته ئے ورکړئ، رپورټ Present کړئ کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا ما ته لږ راکړئ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورټ Present کړئ کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی سر۔

Mr. Deputy Speaker: No extension in this matter. Mr. Saqibullah Khan, honourable MPA, member Standing Committee No. 2 on Law Reforms and Subordinate Legislation, to please present before the House the report of the Committee. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Janab Speaker Sahib. I wish to present the report of the Standing Committee No. 2 on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation in the House.

جناب سپیکر صاحب، که تاسو اجازت راکړئ نو یو Comment کوم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: که تاسو دا رپورټ کتلے وی، په سفارشاتو کښې Basically چه کوم پرائمری سفارش دے نو هغه دا دے چه کوم د هیلتھ منسټر سربراهئ لاندے Decisions شوے وو، هغه د Implement شی او سر هغه تاسو اوګورئ چه 13 دسمبر 2008ء کښې د هیلتھ ډیپارټمنټ وزیر صاحب په سربراهئ کښې دا Decisions کړے وو چه دا Decisions به مونږ Implement کوؤ خو دا

2011ء دے، زما ریکویسټ دا دے سر ما Present کړو چه لړ محکمے ته هدایات جاری شی چه خپل Decision خو کم از کم تاسو Implement کړئ چه هغه بیا سټینډنګ کمیټیانو ته نه راځی او مونږ Suo moto نه اخلو۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Deputy Speaker: It stands presented. However, the Ministry concerned is directed to please implement the decisions taken by the Committee.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہر دفعہ Thursday کو ہوتا ہے اور ہر دفعہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: Thursday یہ ایک ہفتے میں ایک دن کا ہوتا ہے، پرائیویٹ ممبر ڈے Thursday کو اور ہر Thursday کو اسمبلی کا اجلاس تقریباً نہیں ہوتا تو ہماری درخواست ہے کہ اگر Monday کا ایجنڈا تقسیم کیا گیا ہے تو اگر Tuesday کو یا Monday کو جیسے بھی آپ مناسب سمجھیں، آپ ہمیں ایک دن پرائیویٹ ممبر ڈے کیلئے دے دیں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، اگر یہ پرائیویٹ ممبر ڈے، تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، Tuesday کو آپ بیشک کر لیں۔

Mr. Deputy Speaker: Monday is the Private Member`s day.

سینیئر وزیر (بلدیات): Monday ایجنډا ملاؤ شوہ۔

Mr. Deputy Speaker: Tuesday, Tuesday.

Monday چونکه Already دغه شوے دے۔

مجلس قائمہ برائے کھیل وثقافت کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9. Ms. Shagufta Malik, MPA / Chairperson, Standing Committee No. 27, on Sports and Culture, to please move that the report of the Committee, already presented in the House on 20th September, 2011, may be adopted? Ms. Shagufta Malik, please.

Mrs. Shagufta Malik: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the report of the Standing Committee No. 27 on Sports, Tourism, Youth Affairs, Archeology and Museums department, as presented in the House on 20th May, 2011, may be adopted.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 27 on Sports and Culture may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted. The Sitting is adjourned till 6: 30 p.m. of Monday evening, dated 03-10-2011. Thank you very much.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 3 اکتوبر 2011 شام ساڑھے چھ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)